جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، ادبی، تعلیمی اور تربیتی مجلہ

لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ
القران الحکیم ۱۲:۶۵

النور

شہادت ۱۳۸۴ھش
اپریل ۲۰۰۵ء

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ
لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا

Hadhrat Khalifatul Masih V
Visiting East Africa-2005
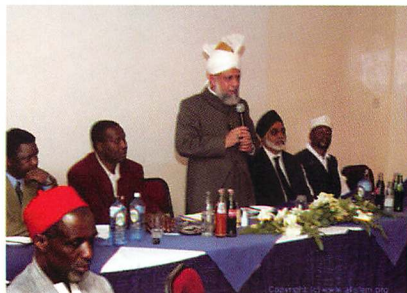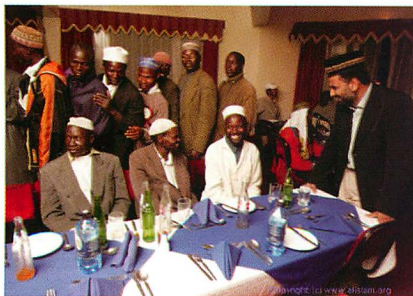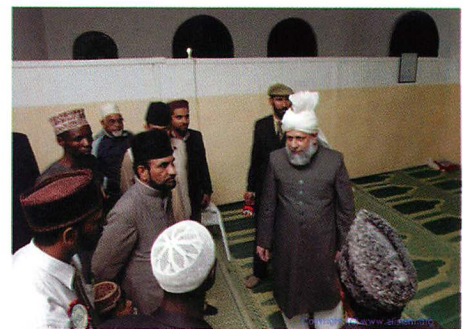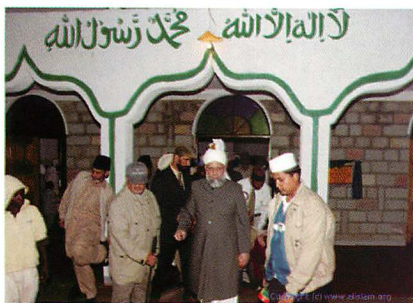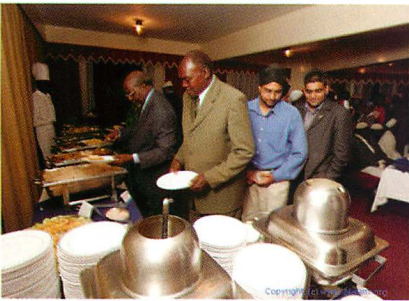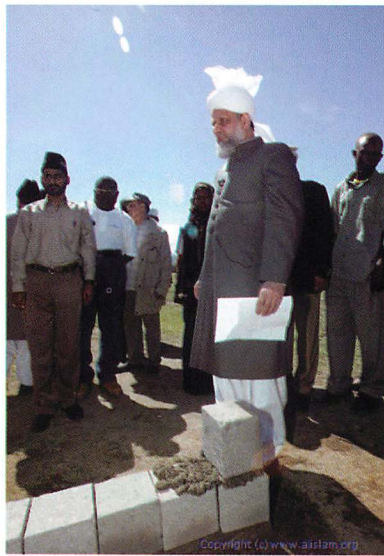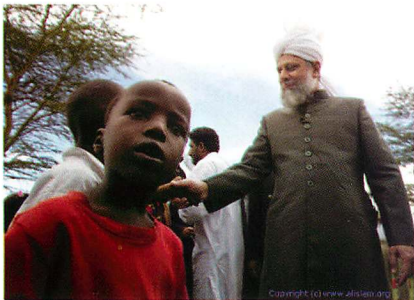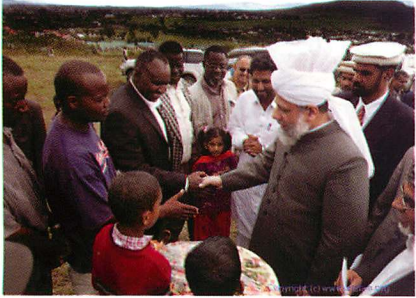
لِيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

(القرآن12:65)

النــــــور

اپریل 2005

جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، تعلیمی، تربیتی اور ادبی مجلہ

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○

(الاعراف:205)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

لکھنے کا پتہ :

Editors Ahmadiyya Gazette

15000 Good Hope Road

Silver Spring, MD 20905

karimzirvi@yahoo.com

فہرس

قرآنِ کریم

وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝ وَاِنَّهٗ فِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ ۝

(الشعرآء:193-198)

ترجمہ: اور یقیناً یہ تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے اتارا ہوا (کلام) ہے۔ جسے روحُ الامین لے کر اترا ہے۔ تیرے دل پر۔ تا کہ تو ڈرانے والوں میں سے ہو جائے۔ کھلی کھلی عربی زبان میں (ہے)۔ اور یقیناً یہ پہلوں کے صحیفوں میں (مذکور) تھا۔ کیا ان کے لئے اس میں کوئی بڑا نشان نہیں کہ علماءِ بنی اسرائیل بھی اس بات کو جانتے ہیں؟

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝

(الانبیاء:51)

ترجمہ: اور یہ برکت دیا ہوا ذکر ہے جسے ہم نے اتارا ہے، تو کیا تم اس کا انکار کر رہے ہو؟

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

(الانبیاء:25)

ترجمہ: کیا انہوں نے اس کے سوا کوئی معبود بنا رکھے ہیں؟ تُو کہہ دے کہ اپنی قطعی دلیل لاؤ۔ یہ ذکر اُن کا ہے جو میرے ساتھ ہیں اور ان کا ذکر ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔ لیکن ان میں سے اکثر لوگ حق کا علم نہیں رکھتے اور وہ اعراض کرنے والے ہیں۔

حدیث

عَنْ رَافِعِ ابْنِ الْمُعَلّٰی ﷺ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی للّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْآنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْآنِ ' قَالَ:اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ھِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُہٗ۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل فاتحة الکتاب)

حضرت رافع بن معلّیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے قرآن مجید کی سب سے بڑی سورۃ نہ سکھاؤں۔ پھر آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ جب ہم باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! آپ نے قرآن کریم کی سب سے بڑی سورۃ مجھے سکھانے کے متعلق فرمایا تھا۔ اس پر آپؐ نے کہا یہ سورۃ الحمد ہے' یہ سبع مثانی ہے۔ یعنی اس کی سات آیتیں بار بار نازل ہوئیں اور بار بار پڑھی جائیں گی۔ یہی وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ:قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:اِقْرَأْ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!اَقْرَأُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ:اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَہٗ مِنْ غَیْرِیْ۔ فَقَرَاْتُ عَلَیْہِ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰی جِئْتُ اِلٰی ھٰذِہِ الْاٰیَةِ ' فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَھِیْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی ھٰٓؤُلَاءِ شَھِیْدًا قَالَ: حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَیْہِ فَاِذَا عَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ۔

(بخاری باب حسن الصوت بالقراءۃ مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا: قرآن مجید سناؤ۔ میں نے حیران ہو کر عرض کیا۔ حضور! میں آپؐ کو قرآن سناؤں! حالانکہ قرآن آپؐ پر نازل کیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ دوسرے سے قرآن سننا مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ تب میں نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی۔ جب میں اس آیت پر پہنچا کہ ''کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر تجھے گواہ بنائیں گے۔'' آپؐ نے فرمایا بس کرو۔ تلاوت ختم کر کے جب میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقانِ مجید ہی ہے کہ جس کا کلامِ الٰہی ہونا دلائلِ قطعیّہ سے ثابت ہے۔

''جس کے اصول نجات کے بالکل راستی اور وضع فطرتی پر مبنی ہیں۔ جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہین قویہ ان کی صداقت پر شاہد ناطق ہیں جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں جس کی تعلیمات ہریک طرح کی آمیزش شرک اور بدعت اور مخلوق پرستی سے بکلّی پاک ہیں جس میں توحید اور تعظیم الٰہی اور کمالاتِ حضرت عزّت کے ظاہر کرنے کے لئے انتہاء کا جوش ہے جس میں یہ خوبی ہے کہ سراسر وحدانیتِ جنابِ الٰہی سے بھرا ہوا ہے اور کسی طرح کا دھبّہ نقصان اور عیب اور نالائق صفات کا ذاتِ پاک حضرتِ باری تعالیٰ پر نہیں لگا تا اور کسی اعتقاد کو زبردستی تسلیم کرانا نہیں چاہتا بلکہ جو تعلیم دیتا ہے اسکی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا لیتا ہے۔ اور ہر ایک مطلب اور مدّعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے۔ اور ہر یک اصول کی حقیقت پر دلائل واضح بیان کر کے مرتبہء یقین کامل اور معرفتِ تام تک پہنچاتا ہے۔ اور جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان تمام مفاسد کو روشن براہین سے دُور کرتا ہے اور وہ تمام آداب سکھاتا ہے کہ جن کا جاننا انسان کو انسان بننے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور ہر ایک فساد کی اسی زور سے مدافعت کرتا ہے کہ جس زور سے وہ آجکل پھیلا ہوا ہے اسکی تعلیم نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے گویا احکام قدرتی کا ایک آئینہ ہے اور قانونِ فطرت کی ایک عکسی تصویر ہے اور بینائی دلی اور بصیرتِ قلبی کے لئے ایک آفتابِ چشم افروز ہے اور عقل کے اجمال کو تفصیل دینے والا اور اس کے نقصان کا جبر کرنے والا ہے۔''

''کلامِ الٰہی بھی اسی قدر نازل ہوئی ہے کہ جس قدر بنی آدم کو اُس کی ضرورت تھی۔ اور قرآن شریف ایسے زمانہ میں آیا تھا کہ جس میں ہر ایک طرح کی ضرورتیں کہ جن کا پیش آنا ممکن ہے پیش آگئی تھیں یعنی تمام امور اخلاقی اور اعتقادی اور قولی اور فعلی بگڑ گئے تھے اور ہر ایک قسم کا افراط تفریط اور ہر ایک نوع کا فساد اپنے انتہاء کو پہنچ گیا تھا۔ اس لئے قرآن شریف کی تعلیم بھی انتہائی درجہ پر نازل ہوئی۔ پس انہی معنوں سے شریعتِ فرقانی مختتم اور مکمل ٹھہری اور پہلی شریعتیں ناقص رہیں کیونکہ پہلے زمانوں میں وہ مفاسد کہ جن کی اصلاح کے لئے الہامی کتابیں آئیں وہ بھی انتہائی درجہ پر نہیں پہنچے تھے۔ اور قرآن شریف کے وقت میں وہ سب اپنی انتہاء کو پہنچ گئے تھے۔ بس اب قرآن شریف اور دوسری الہامی کتابوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی کتابیں اگر ہر ایک طرح کے خلل سے محفوظ بھی رہتیں ۔ پھر بھی بوجہ ناقص ہونے تعلیم کے ضرور تھا کہ کسی وقت کامل تعلیم یعنے فرقانِ مجید ظہور پذیر ہوتا۔ مگر قرآن شریف کے لئے اب یہ ضرورت درپیش نہیں کہ اس کے بعد کوئی اور کتاب بھی آوے۔ کیونکہ کمال کے بعد اور کوئی درجہ باقی نہیں۔''

(روحانی خزائن جلد اوّل، براہین احمدیہ حصہ اول صفحہ 81-82 اور حاشیہ مقدمہ براہینِ احمدیہ صفحہ 101)

کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فضائلِ قرآن مجید

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا' ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فِکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

بہارِ جاوِداں پیدا ہے اُس کی ہر عبارت میں
نہ وُہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بُستاں ہے

کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لُولُوئے عُمّاں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قُدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی
سخن میں اُس کے ہمتائی، کہاں مقدورِ انساں ہے

بنا سکتا نہیں اِک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نُورِ حق کا اُس پہ آساں ہے

ارے لوگو! کرو کچھ پاس شانِ کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بُوئے ایماں ہے

خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خُدا سے کچھ ڈرو یارو، یہ کیسا کِذب و بُہتاں ہے؟

اگر اِقرار ہے تُم کو خُدا کی ذاتِ واحد کا
تو پھر کیوں اس قدر دل میں تمہارے شِرک پنہاں ہے؟

یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے؟
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوفِ یزداں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اُس پہ قرباں ہے

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہیئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں. پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تفسیر پڑھیں.

”قرآن کریم کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو“

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 24ر ستمبر 2004 بمطابق 24ر تبوک 1383 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت مبارکہ کی تلاوت کی:

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

(سورۃ البقرۃ آیت:3)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”اس کے فیوض اور برکات کا در ہمیشہ جاری ہے۔ اور وہ ہر زمانے میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا۔“

دنیا میں جب سے یہ دنیا قائم ہے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی اصلاح کے لئے بے شمار نبی بھیجے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی قوموں کے لئے شریعت لے کر آئے جو کتاب ان پر اتری اس کے احکام انہوں نے اپنی قوم کو بتائے، کچھ ان نبیوں کی پیروی میں بھی تھے جو اس شریعت کو آگے چلانے والے تھے، تو بہرحال نبیوں کا یہ سلسلہ اپنی اپنی قوم تک محدود رہا، یہاں تک کہ انسان کامل اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر اپنی شریعت بھی کامل کی اور آخری شرعی کتاب قرآن کریم کی صورت میں نازل فرمائی جس میں گذشتہ انبیاء کے تمام واقعات بھی آگئے اور تمام شرعی احکام بھی اس میں آگئے اور آئندہ کی پیش خبریاں بھی اس میں آگئیں۔ اور تمام علوم موجودہ بھی اور آئندہ بھی، ان کا بھی اس میں احاطہ ہو گیا گویا کہ علم و عرفان کا ایک چشمہ جاری ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ ایک ایسا چشمہ ہے جو پاک دل ہو کر اس سے فیض اٹھانا چاہے وہ اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ وہ تقویٰ میں بھی آگے بڑھے گا، وہ ہدایت پانے والوں میں بھی شمار ہو گا کیونکہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں اور یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔

تو یہ دعویٰ ہے جو اس کتاب کا ہے اگر تم پاک دل ہو کر اس کی طرف آؤ گے، ہر کانٹے سے ہر جھاڑی سے جو تمہیں الجھا سکتی ہے، تمہیں بچنے کی تمنا ہے اور نہ صرف تمہیں بچنے کی تمنا ہے بلکہ اس سے بچنے کی کوشش کرنے والے بھی ہو اور تمہارے دل میں اگر اس کے ساتھ خدا کا خوف بھی ہے، اس کے حکموں پر چلنے کی کوشش بھی اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش اور تڑپ بھی ہے پھر یہ کتاب ہے جو تمہیں ہدایت کی طرف لے جائے گی۔ اور جب انسان، ایک مومن انسان، تقویٰ کے راستوں پر چلنے کا خواہشمند انسان قرآن کریم کو پڑھے گا، سمجھے گا اور غور کرے گا اور اس پر عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ اس ذریعے سے ہدایت کے راستے بھی پاتا چلا جائے گا اور تقویٰ پر بھی قائم ہوتا چلا جائے گا، تقویٰ میں ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اور قرآن کریم کی ہدایت تمہیں دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب کرے گی۔ تم اللہ تعالیٰ کی رضا کو پانے والے بھی ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کیونکہ انسانی فطرت کو بھی جانتا ہے اس لئے ہمیں قرآن کریم نے اس بات کی بھی تسلی دے دی کہ یہ کام تمہارے خیال میں بہت مشکل ہے۔ عام طور پر تمہیں یہ خیال نہ آئے کہ اس کتاب کے احکام ہر ایک کو سمجھ نہیں آسکتے، ہر ایک کے لئے

ان کو سمجھنا مشکل ہے۔ اگر کوئی سمجھ آ بھی جائیں تو اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔ تو اس بارے میں بھی قرآن کریم نے کھول کر بتا دیا کہ یہ کوئی مشکل نہیں ہے۔ یہ بڑی آسان کتاب ہے۔ اور اس کی یہی خوبی ہے کہ یہ ہر طبقے اور مختلف استعدادوں کے لوگوں کے لئے راستہ دکھانے کا باعث بنتی ہے۔ بس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے، ہدایت کے راستے تلاش کرنا چاہتا ہے، وہ نیک نیت ہو کر، پاک دل ہو کر اس کو پڑھے اور اپنی عقل کے مطابق اس پر غور کرے، اپنی زندگی کو اس کے حکموں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔ کوشش تو بہر حال شرط ہے وہ تو کرنی پڑتی ہے۔ دنیاوی چیزوں کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے اس کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ روٹی کمانے کے لئے دیکھ لیں کتنی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جن کا شیوہ ہی نکمے بیٹھ کر کھانا ہوتا ہے۔ دوسروں سے امید لگائے بیٹھے ہوتے ہیں یا ایسے بھی ہوتے ہیں جو بیویوں کو کہتے ہیں جاؤ کماؤ، میں گھر میں بیٹھتا ہوں۔ پیشہ ور مانگنے والے بھی مانگنے کی کوششوں میں محنت کرتے ہیں۔ یہاں مغرب میں بھی بہت سارے مانگنے والے سارا دن باجے، ڈھول اور دوسری اس طرح کی چیزیں لے کر سڑکوں اور پارکوں میں بیٹھتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس کوشش میں ہی ہے نا! کہ روٹی حاصل کی جائے۔ تو بہر حال میں یہ کہہ رہا تھا کہ اگر کوشش کرو گے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی، ہدایت پانے کی اور تقویٰ حاصل کرنے کی تو پھر تمہیں اس کتاب سے بہت کچھ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری نیت نیک ہے تو میں نے اس کو تمہارے لئے آسان کر دیا ہے اور کردوں گا، بشرطیکہ تم اس کو پڑھ کر عمل کر کے ہدایت پانا چاہو۔ جیسا کہ فرماتا ہے

"وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝"

(القمر:18)

اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا ہے،

پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟ پس یہ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ ہے، یہ اس کا دعویٰ ہے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے، اس کی فطرت کی ہر اونچ نیچ کو جانتا ہے۔ اس کے اندر کو بھی جانتا ہے جہاں تک انسان خود بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس کو پتہ ہے کہ کس شخص کی کتنی استعدادیں ہیں۔ اور اس کی فطرت میں کیا کیا خوبیاں یا برائیاں ہیں۔ اس نے فرمایا کہ تم نصیحت پکڑنے والے بنو تم اس کو پڑھ کر اس پر عمل کرنے والے بنو صرف نام کے مسلمان ہی نہ ہو، صرف دعویٰ کر کے کہ ہم نے امام مہدیؑ کو مان لیا اور بس قصہ ختم، اس کے بعد دنیاوی دھندوں میں پڑ جاؤ۔ اگر اس طرح کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بھلانے والے ہو گے اور اگر نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کو پانے کی تلاش میں ہو گے، اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہو گے۔ تو فرمایا کہ میں نے قرآن کریم میں انسانی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑے آسان انداز میں نصیحت کی ہے۔ بڑے آسان حکم دیئے ہیں جن پر ہر ایک عمل کر سکتا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ اس میں تمام بنیادی اخلاق اور اصول و قواعد کا ذکر بھی آ گیا جن پر عمل کرنا کسی کم سے کم استعداد والے کے لئے بھی مشکل نہیں ہے۔ عبادتوں کے متعلق بھی احکام ہیں تو وہ ہر ایک کی اپنی استعداد کے مطابق ہے۔ عورتوں کے متعلق حکم ہیں تو وہ ان کی طاقت کے مطابق ہیں۔ گھریلو تعلقات چلانے کے لئے حکم ہے تو وہ عین انسان کی فطرت کے مطابق ہے۔ معاشرے میں تعلقات اور لین دین کے بارے میں حکم ہے تو وہ ایسا کہ ایک عام آدمی جس کو نیکی کا خیال ہے وہ بغیر اپنا یا دوسرے کا نقصان کئے اس پر عمل کر سکتا ہے۔ پھر جن باتوں کی سمجھ نہ آئے یا بعض ایسے حکم ہیں جو بعض لوگوں کی ذہنی استعدادوں سے زیادہ ہوں، اور بعض گہری عرفان کی باتیں ہیں ان کے سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے زیادہ استعداد والوں کو علم دیا کہ انہوں نے ایسے مسائل آسان کر کے ہمارے سامنے رکھ دیئے۔ اور ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اس زمانے میں ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے کی توفیق ملی جن کو اللہ تعالیٰ نے حَکَم اور عدل بنا کر بھیجا۔ جنہوں نے قرآن کریم کے ایسے چھپے خزانے جن تک ایک عام آدمی پہنچ نہیں سکتا تھا ان خزانوں کے بارے میں کھول کر وضاحت کر دی۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ اور اس دعویٰ کے مطابق ہے کہ اگر تمہیں نصیحت حاصل کرنے کا شوق ہے تو ہم نے قرآن کریم کو آسان بنایا ہے۔ کیونکہ بعض معارف ایسے ہیں کہ ایک عام آدمی کی استعداد سے زیادہ ہیں، اس کی سمجھ سے بالا ہیں۔ ان کو کھولنے کے لئے فرمایا کہ میں اپنے پیاروں پر علم کے معارف کھولتا رہا ہوں اور اس زمانے میں یہ تمام دروازے مسیح موعودؑ اور مہدی معہود پر کھول دیئے ہیں۔ پس انہوں نے جس طرح آسان کر کے، کھول کر قرآن کریم کی نصیحت ہمیں پہنچائی ہے اس پر عمل کرنا چاہئے۔ اور اگر کوئی ان نصائح پر عمل نہیں کرتا، جن کی خدا تعالیٰ سے علم پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت فرمائی ہے، تو یہ اس کی بدقسمتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی نصیحت کو آسان

کر کے سمجھانے کے لئے اپنا نمائندہ بھیج دیا ہے، اس کی بات نہ ماننا بد قسمتی نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اس کو نہ ماننے کا یہ نتیجہ نکل رہا ہے کہ جن نصائح اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو امام وقت نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر آسان کر کے دکھایا ہے، اس میں یہ لوگ ایچ پیچ تلاش کرتے ہیں اور بعض باتوں کو ناقابل عمل بنا دیا ہے۔ کچھ حکموں کو کہہ دیا کہ منسوخ ہو گئے۔ کچھ کو صرف قصہ کہانی کے طور پر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو کہہ دیا تھا کہ بعض باتیں صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جن کو اللہ نے کامل علم دیا ہے۔ اور اب جبکہ اللہ اور اس کے رسول کے وعدے کے مطابق دین کو سنبھالنے والا ایک پہلوان حکم اور عدل آ گیا تو ان تفسیروں کو بھی ماننا ضروری ہے جو اس نے کی ہیں۔

بہر حال ایک احمدی کو خاص طور پر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے قرآن کریم پڑھنا ہے، سمجھنا ہے، غور کرنا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحتوں سے یا پھر انہی اصولوں پر چلتے ہوئے اور مزید وضاحت کرتے ہوئے خلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو ان کے مطابق سمجھنا چاہئے۔ اور پھر اس پر عمل کرنا ہے تب ہی ان لوگوں میں شمار ہو سکیں گے جن کے لئے یہ کتاب ہدایت کا باعث ہے۔ ورنہ تو احمدی کا دعویٰ بھی غیروں کے دعوے کی طرح ہی ہو گا کہ ہم قرآن کو عزت دیتے ہیں۔

اسلئے ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے کہ یہ صرف دعویٰ تو نہیں؟ اور دیکھے کہ حقیقت میں وہ قرآن کو عزت دیتا ہے؟ کیونکہ اب آسمان پر وہی عزت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا اور قرآن کو عزت دینا یہی ہے کہ اس کے سب حکموں پر عمل کیا جائے۔ قرآن کی عزت یہ نہیں ہے کہ جس طرح لوگ شیلفوں میں اپنے گھروں میں خوبصورت کپڑوں میں لپیٹ کر قرآن کریم رکھ لیتے ہیں اور صبح اٹھ کر ماتھے سے لگا کر پیار کر لیا اور کافی ہو گیا اور جو برکتیں حاصل ہونی تھیں ہو گئیں۔ یہ تو خدا کی کتاب سے مذاق کرنے والی بات ہے۔ دنیا کے کاموں کے لئے تو وقت ہوتا ہے لیکن سمجھنا تو ایک طرف رہا، اتنا وقت بھی نہیں ہوتا کہ ایک دو رکوع تلاوت ہی کر سکیں۔

پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہیئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں۔ یہ تفسیر بھی تفسیر کی صورت میں تو نہیں لیکن بہر حال ایک کام ہوا ہوا ہے کہ مختلف کتب اور خطابات سے، ملفوظات سے حوالے اکٹھے کر کے ایک جگہ کر دیئے گئے ہیں اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے احمدیت سے دُور تو نہیں جا رہا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے۔ لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور ان کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں چنانچہ میں اس وقت اس ثبوت کے لئے بھیجا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اپنی حمایت اور تائید کے لئے بھیجتا رہا۔ کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا کہ

''اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ''

یعنی بے شک ہم نے اس ذکر (یعنی قرآن شریف) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

(الحکم 17/ نومبر 1905)

پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں بھی جو کچھ ملنا ہے قرآن کریم کی برکت سے ہی ملنا ہے اور برکت اس کے احکام پر عمل کرنے میں ہی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔ اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے۔ جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتداء میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 409 جدید ایڈیشن)

پس بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی پڑھیں۔ ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہئے۔ پھر ترجمہ پڑھنے کی کوشش بھی کریں۔ اور سب ذیلی تنظیموں کو اس سلسلے میں کوشش کرنی چاہئے، خاص طور پر انصاراللہ کو کیونکہ میرے خیال میں خلافت ثالثہ کے دور میں ان کے ذمے یہ کام لگایا گیا تھا۔ اسی لئے ان کے ہاں ایک قیادت بھی اس کے لئے ہے جو تعلیم القرآن کہلاتی ہے۔ اگر انصار پوری توجہ دیں تو ہر گھر میں باقاعدہ قرآن کریم پڑھنے اور اس کو سمجھنے کی کلاسیں لگ سکتی ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوموسیٰؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو مومن قرآن کریم پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال ایک ایسے پھل کی طرح ہے جس کا مزہ بھی عمدہ اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے۔ اور وہ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا مگر اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال اس کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو عمدہ ہے مگر اس کی خوشبو کوئی نہیں۔ اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اس خوشبودار پودے کی طرح ہے جس کی خوشبو تو عمدہ ہے مگر مزا کڑوا ہے اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ایسے کڑوے پھل کی طرح ہے جس کا مزا بھی کڑوا ہے جس کی خوشبو بھی کڑوی ہے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب اثم من رای بقراۃ القرآن اور تاکل بہ اور فخربہ)

اس حدیث سے قرآن کریم کی مزید وضاحت یہ ہوتی ہے کہ نہ صرف تلاوت ضروری ہے بلکہ اس کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ جو قرآن کریم پڑھتے بھی ہیں اور اس پر غور بھی کرتے ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں وہ ایسے خوشبودار پھل کیطرح ہیں جس کا مزا بھی اچھا ہے اور جس کی خوشبو بھی اچھی ہے۔ کیسی خوبصورت مثال ہے۔ کہ ایسا پھل جس کا مزا بھی اچھا ہے جب انسان کوئی مزیدار چیز کھاتا ہے تو پھر دوبارہ کھانے کی بھی خواہش ہوتی ہے۔ تو قرآن کریم کو جو اس طرح پڑھے گا کہ اس کو سمجھ آ رہی ہوگی اس کو سمجھنے سے ایک قسم کا مزا بھی آ رہا ہوگا اور جب اس پر عمل کر رہا ہوگا تو اس کی خوشبو بھی ہر طرف پھیلا رہا ہوگا۔ اس کے احکام کی خوبصورتی ہر ایک کو ایسے شخص میں نظر آ رہی ہوگی۔

پس ایسے لوگ ہی ہوتے ہیں جو تقویٰ میں ترقی کرنے والے اور راہِ ہدایت پانے والے ہوتے ہیں۔ ان کے گھر کے ماحول بھی جنت نظیر ہوتے ہیں۔ ان کے باہر کے ماحول بھی پرسکون ہوتے ہیں۔ وہ بیوی بچوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ ماں باپ کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ صلہ رحمی کے بھی اعلیٰ معیار قائم کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ ہمسایوں کے بھی حقوق ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے دنیاوی کاموں کے بھی حق ادا کر رہے ہوتے ہیں اور وہ جماعتی خدمات کو بھی ایک انعام سمجھ کر اس کی ادائیگی میں اپنے اوقات صرف کر رہے ہوتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے، رحمان کے بندے ہوتے ہیں۔ ان کے بچے بھی ایسے باپوں کو ماڈل سمجھ رہے ہوتے ہیں اور ان کی بیویاں بھی ان سے خوش ہوتی ہیں اور پھر ایسی بیویاں ایسے خاوندوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتی ہیں، اپنے عملوں کو بھی ان کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتی ہیں اور اس طرح ایسے لوگ بغیر کچھ کہے بھی خاموشی سے ہی ایک اچھے راعی، ایک اچھے نگران کا نمونہ بھی قائم کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کا ہمسایہ بھی ان کی تعریف کے گیت گا رہا ہوتا ہے اور ان کا ماحول اور معاشرہ بھی ایسے لوگوں کی خوبیاں گنوا رہا ہوتا ہے۔ ان کا افسر بھی ایسے شخص کی فرض شناسی کے قصے سنا رہا ہوتا ہے اور اس کا ماتحت بھی ایسے اعلیٰ اخلاق کے افسر کے گن گا رہا ہوتا ہے اور اس کے لئے قربانی دینے کے لئے بھی تیار ہوتا ہے۔ اور اس کے دوست اور ساتھی بھی اس کی دوستی میں فخر محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ خوبیاں ہیں جو قرآن پڑھ کر اس پر عمل کر کے ایک مومن حاصل کر سکتا ہے۔ بلکہ اور بھی بہت ساری خوبیاں ہیں۔ یہاں تو میں ساری گنوا نہیں سکتا۔ تو جس کو یہ سب کچھ مل جائے وہ کس طرح سوچ سکتا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ کر اس پر عمل نہ کرے جب عمل کرنے کے بعد یہ سب کچھ حاصل ہو رہا ہے۔ اور پھر جو دوسری مثال اس میں دی کہ جو اتنی نیکی رکھتا ہے گو وہ باقاعدہ گھر میں تلاوت تو نہیں کر رہا ہوتا، ترجمہ پڑھنے والا تو نہیں ہے، اس پر غور کرنے والا تو نہیں ہے لیکن جب بھی جمعہ پر آتا ہے، درسوں پر آتا ہے، نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے، وہاں قرآن کریم کی کوئی ہدایت کی بات سن لیتا ہے تو پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وہ اس کا مزا تو نہیں لیتا جو قرآن کریم کو پڑھنے، سمجھنے اور غور کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس سے بھی وہ کچھ نہ کچھ حصہ لے رہا ہوتا ہے۔

اس مثال میں جس طرح بیان کیا گیا ایسے لوگ ہیں جو دنیا کے دکھاوے کے لئے قرآن کریم پڑھتے ہیں تو قرآن کریم کی خوشبو اس کو پڑھنے کی وجہ سے ماحول میں قائم ہوگی۔ کوئی نیک فطرت اس سے فائدہ اٹھالے گا۔ لیکن وہ شخص جو دکھاوے کی خاطر یہ سب کچھ کر رہا ہے اس شخص کو اس کا پڑھنا کوئی مٹھاس، کوئی خوشبو میسر نہیں

کرسکتی۔کوئی فائدہ اس کونہیں پہنچے گا۔اور پھر وہ شخص جو نہ قرآن پڑھتا ہے اور نہ اس پرعمل کرتا ہے، اس میں تو فرمایا کہ ایسی منافقت بھرگئی ہے کہ جس میں نہ خوشبو ہے اور نہ مزا ہے۔نہ وہ خود فیض پاسکتا ہے اور نہ ہی کوئی دوسرا اس سے فیض پاسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایسا بننے سے محفوظ رکھے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے کچھ لوگ اہل اللہ ہوتے ہیں۔راوی کہتے ہیں اس پر آپؐ سے دریافت کیا گیا یارسول اللہ! خدا کے اہل کون ہوتے ہیں۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن والے اہل اللہ اور اللہ کے خاص بندے ہوتے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد3صفحہ128مطبوعہ بیروت)

اہل اللہ بننے کے لئے جیسا کہ پہلی حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔قرآن کریم کو پڑھنے والے بھی بنیں اور اس پر عمل کرنے والے بھی بنیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:''کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔''

(الحکم 31/اکتوبر 1901)

پس ہر احمدی کو اپنی کامیابیوں کو حاصل کرنے کے لئے یہ نسخہ آزمانا چاہئے۔دین بھی سنور جائیگا اور دنیاوی مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔آج دیکھ لیں مسلمانوں میں جو لڑائی جھگڑے اور دنیا کے سامنے ذلت کی حالت ہے وہ اسی لئے ہے کہ نہ قرآن پڑھتے ہیں اور نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔جو پڑھتے ہیں وہ عمل نہیں کرتے، سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے تو ظاہر ہے پھر قرآن کو چھوڑنے کا یہی نتیجہ نکلنا تھا جو نکل رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''یادرکھو قرآن کریم حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن کریم پر عمل نہیں کرتے۔عمل نہ کرنے والوں میں ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں۔اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ان میں سے بہت تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہ ہیں ان کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سے امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے۔یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔اسے تو چاہئے تھا کہ اس چشمے پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا۔مگر باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔اور اس وقت تک اس سے دور رہتا ہے جو موت آکر خاتمہ کر دیتی ہے۔اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔مسلمانوں کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔وہ جانتے ہیں کہ ساری کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے۔مگر نہیں۔اس کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ اور پھر نری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے اس طرف بلاوے تو اسے کذّاب اور دجّال کہا جاتا ہے۔اس سے بڑھ کر اور کیا قابل رحم حالت اس قوم کی ہوگی۔''

فرمایا کہ:

''مسلمانوں کو چاہئے تھا اور اب بھی ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے۔اور وہ اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ140-141جدید ایڈیشن)

جب یہ دوسروں کے لئے نصیحت ہے تو یہ ہمارے لئے تو اور بھی زیادہ بڑھ کر ہے۔ایسے لوگوں کے لئے جو عمل نہیں کرتے، قرآن کریم میں آیا ہے کہ

"وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔"

(الفرقان:31)

''اور رسول کہے گا اے میرے رب یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔''

پس احمدی کبھی بھی ایسا نہ رہے جو کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو، کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اس کے احکام پر عمل نہ کرتا ہو۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی احمدی اس آیت کے نیچے آجائے کہ اس نے قرآن کریم کو متروک چھوڑ دیا ہو۔ پس اس کے لئے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جو کمیاں ہیں ہر ایک کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہمارے اندر کوئی کمی تو نہیں ۔ ہم نے قرآن کریم کو چھوڑ تو نہیں دیا۔ تلاوت باقاعدگی سے ہو رہی ہے یا نہیں۔ ترجمہ پڑھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ تفسیر سمجھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ متروک چھوڑنے کا مطلب یہی ہے کہ اس کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے۔ نہ اللہ کے حقوق ادا کر رہے ہیں نہ بندوں کے حقوق ادا کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں جب ہر کوئی اپنا جائزہ لے تو ہر ایک کو اپنا علم ہو جائے گا کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت صہیبؓ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن کریم کے محرمات کو عملاً حلال سمجھ لیا اس کا قرآن پر کوئی ایمان نہیں۔ یعنی جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ان کی کوئی پرواہ نہیں کی، قرآن کریم کے جو احکامات ہیں ان پر عمل نہ کیا۔ تو ایسا شخص لاکھ کہتا رہے کہ الحمدللہ میں مسلمان ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتا ہے کہ نہیں تمہارا کوئی ایمان نہیں ہے۔ کیونکہ تم قرآن کریم کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے۔ پس ایسے لوگوں کو جو لوگوں کے حق مارتے ہیں ان کے حقوق غصب کر رہے ہیں۔ اس حدیث کو سننے کے بعد سوچنا چاہئے کہ میرا ایمان جا رہا ہے، کس طرح اس کو واپس لے کے آنا ہے۔

پھر ایک روایت میں ہے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا کہ عنقریب بہت سے فتنے پیدا ہوں گے دریافت کیا گیا کہ ان فتنوں سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی اے جبرائیل! فرمایا کہ فتنوں سے خلاصی کی صورت کتاب اللہ ہے۔ پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف توجہ دیں اس کو پڑھیں، اس کی تلاوت کریں۔ اس کے مطالب کی طرف بھی توجہ دیں اور جیسا کہ پہلے حدیث بیان ہو چکی ہے، اس کا مزا بھی لیں اور اس کی خوشبو بھی پھیلائیں۔

ایک روایت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کو ظاہر کر کے پڑھنے والا، ظاہری طور پر صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور قرآن کریم کو چھپا کر پڑھنے والا خفیہ طور پر چندہ دینے والے کی طرح ہے۔ پس جیسا کہ روایت میں ہے کہ صدقہ بلاؤں، خطرات اور فتنوں کو دور کرتا ہے، ان کو ٹالتا ہے۔ قرآن کریم کا پڑھنا اور اس طرح پڑھنا کہ اس کی سمجھ بھی آ رہی ہو صدقے کے طور پر قبول ہوگا۔ اور اس کی برکت سے تمام فتنوں سے بھی بچا جا سکتا ہے تمام برائیوں سے بھی بچا جا سکے گا اور ابتلاؤں سے بھی بچا جا سکے گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف دو آدمی ایسے ہیں جن کے بارے میں حسد یعنی رشک جائز ہے۔ (یعنی ایسا حسد جو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں بلکہ تعریفی رنگ میں ہو)۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہو۔ اور اس پر رشک کرنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی ایسی چیز دی جاتی جو اسے دی گئی ہے تو میں بھی ایسے ہی کرتا جیسا یہ کرتا ہے۔ اور دوسرا شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو جس کو وہ وہاں خرچ کرتا ہے جہاں خرچ کرنے کا حق ہے اور اس پر رشک کرنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی ایسی چیز دی جاتی جو اسے دی گئی تو میں بھی ویسے ہی کرتا جیسا یہ کرتا ہے۔

(بخاری کتاب التمنّی)

قرآن کریم کے پڑھنے کے بھی کچھ آداب ہیں اس کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین دن سے کم عرصے میں قرآن کریم ختم کیا اس نے قرآن کریم کا کچھ نہیں سمجھا۔

(ترمذی ابواب القراءۃ)

بعض لوگوں کو بڑا فخر ہوتا ہے کہ ہم نے اتنے دن میں، ایک دن میں یا دو دن میں سارا قرآن کریم ختم کر لیا۔ یا ہم نے اتنے منٹ میں سیپارے ختم کر دیئے یا اتنا سیپارہ ختم کر دیا۔ بلکہ رمضان کے دنوں میں تو پاکستان میں (اور جگہوں پہ بھی ہو گا) غیروں کی مسجدوں میں مقابلہ ہوتا ہے کہ کون جلدی تراویح پڑھاتا ہے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ہماری یونیورسٹی کا کارکن تھا۔ بڑا نمازی غیر از جماعت، وہ بتاتا تھا کہ میں آج فلاں مسجد میں گیا وہاں فلاں مولوی بڑا اچھا ہے اس نے تو تین منٹ میں دو رکعت نماز پڑھا دی اور آٹھ رکعتوں میں قرآن کریم کا ایک پارہ ختم کر دیا۔ تو جب اسے پوچھو کہ کچھ سمجھ بھی آئی؟ ''سمجھ آئی یا نہ آئی اس نے بہرحال قرآن کریم پڑھ دیا تھا۔ وہ ہی ہمارے لئے کافی ہے۔'' حالانکہ حکم یہ ہے کہ قرآن کریم غور سے اور سمجھ کر پڑھو، ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ (ابو داؤد۔ کتاب لصلوٰۃ باب کیف یستحب الترتیل فی القراءۃ)۔ تو یہ مزید کھل گیا کہ ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔ اور کس طرح پڑھنا چاہئے؟ اس کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دعا کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے۔ اور ان بداعمالیوں سے بچے جن کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے، اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو وہ محدثات میں داخل ہوگی۔ رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے۔ اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگاوے۔ دل کی سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چل کر ایک اور قسم کا پھول چنتا ہے۔ پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے۔ ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی۔ خدا تعالیٰ کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے فلاں راہ سے اگر سورۃ یاسین پڑھو گے تو برکت ہوگی ورنہ نہیں۔''

(ملفوظات جلد3 صفحہ519 جدید ایڈیشن)

یہ باتیں ہوتی ہیں کہ اس طرح سورۃ یاسین پڑھی جائے تو برکت ہوگی اور اگر اس طرح ہوگی تو نہیں ہوگی۔

پس ہر ایک کو اس نصیحت پر عمل کرنا چاہئے، دلوں کو پاک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس طرح غور اور تدبر سے پڑھنا چاہئے جیسا کہ آپؑ نے فرمایا۔ پھر ہر ایک جائزہ لے کہ کتنے حکم ہیں جن پر میں عمل کرتا ہوں۔ تو اگر روزانہ تلاوت کی عادت ہو اور پھر اس طرح روزانہ جائزہ ہو تو کیا دل کے اندر کوئی برائی رہ سکتی ہے۔ کبھی نہیں، کبھی نہیں۔ تو یہ بھی ایک پاک کرنے کا ذریعہ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے اپنے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے۔''

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 308-309)

اللہ کرے کہ ہم خود بھی اور اپنے بیوی بچوں کو بھی اس طرف توجہ دلانے والے ہوں اور اپنے دلوں کو منور کرنے والے ہوں اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ انصار اللہ کے ذمہ خلافت ثالثہ میں یہی لگایا گیا تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کریں، قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں۔ گھروں کو بھی اس نور سے منور کریں لیکن ابھی بھی جہاں تک میرا اندازہ ہے انصار اللہ میں بھی 100 فیصد قرآن کی تلاوت کرنے والے نہیں ہیں۔ اگر جائزہ لیں تو یہی صورتِ حال سامنے آئے گی۔ اور پھر یہ کہ اس کا ترجمہ پڑھنے والے ہوں آج انصار اللہ کا اجتماع بھی شروع ہو رہا ہے یہ بھی ان کے پروگرام میں ہونا چاہئے کہ اپنے گھروں میں خود بھی پڑھیں اور اپنے بیوی بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ وہ بھی اس پر عمل کرنے والے ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔''
(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 61)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

''قرآن شریف پر تدبر کرو اس میں سب کچھ ہے۔نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانے کی خبریں ہیں وغیرہ۔بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔اس کی تعلیم اس زمانے کے حسب حال ہو تو ہو،لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے۔اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102 جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

''قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہو۔مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ہمارا خدا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر خدا ہے۔قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔اپنی زبان میں بھی دعائیں کرلو۔قرآن شریف کو معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 191 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم قرآن کریم کے مقام کو پہچانیں اور اپنی زندگیاں بھی سنوارنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کی زندگیاں بھی سنوارنے والے ہوں۔اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ہمیں نصائح فرمائی ہیں ان پر عمل کرنے والے ہوں۔

''وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ''

چوہدری مہدی علی

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ O

(التوبة:32)

ترجمہ: وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے کے سوا دوسری ہر بات سے انکار کرتا ہے خواہ کفار کو کتنا ہی برا لگے۔

فتویٰ باز ملّا جن کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں میری امت کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے۔

حق و صداقت اور اسلام کی عظمت کا سورج جو حدیث رسولِ پاک ﷺ کی سچائی کو ثابت کرتے ہوئے احمدیت کی صورت میں مغربی ممالک سے طلوع ہو رہا ہے۔ بے عمل مسلمان مفکر تو محض اسلام کے شاندار ماضی کو ہی یاد کرتے رہے کہ ؎

دی اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

لیکن جماعتِ احمدیہ نے عملی طور پر افریقہ کے صحراؤں اور یورپ کے کلیساؤں میں اذانیں دے کر خود کو اسلاف کا سچا وارث ثابت کیا ہے اور مخالفین کو دانستہ یا نادانستہ اسکا اعتراف کرنا ہی پڑا ؎

مغرب سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ
یورپ کے کلیساؤں میں دی ہم نے اذاں دیکھ

پھونکوں سے بجھائے گا کیا نورِ خدا تُو
جل جائے گا جی تیرا ، تکمیلِ ضیاء دیکھ

دھرتا ہے خدا والوں پہ جو کفر کے فتوے
''دامن کو ذرا دیکھ، ذرا بندِ قبا دیکھ''

فضائل قرآن ۔ مقاصدِ قرآن

میر غلام احمد نسیم ,ایم اے، مربی سلسلہ احمدیہ (ریٹائرڈ)

1976 کی بات ہے جبکہ میں دعوت الی اللہ کے سلسہ میں افریقہ کے ملک زیمبیا (Zambia) میں قیام پذیر تھا کہ مجھے ایک مرتبہ بامر مجبوری ایک ہوٹل میں قیام کرنا پڑا۔ ہوٹل کا کمرہ جو مجھے قیام کے لئے ملا اس کی میز کی دراز میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ موجود تھا اور ساتھ ہی اسی دراز میں بائبل کا بھی ایک نسخہ موجود تھا۔ اپنی جماعت کی طرف سے شائع شدہ انگریزی ترجمہ مع عربی متن دیکھ کر بے انتہا خوشی ہوئی کہ جماعت کی تبلیغی کوششوں سے قرآن کریم کا پیغام دور دور تک ہر خاص وعام تک پہنچ رہا ہے۔ قرآن کے حسبِ عادت عزت واحترام کے بعد بائبل کو کھولا تو اصل متن شروع ہونے سے پہلے چند صفحات پر کچھ عنوان مع مختصر تعارف اور حوالا جات درج تھے۔ مثلاً بائبل اپنے بارے میں کیا کہتی ہے، خدا اور عیسیٰ کا کیا تصور پیش کرتی ہے، جنت، جہنم، گناہ اور بنی نوع انسان کے بارے میں کیا تعلیم پیش کرتی ہے۔ انسانوں کا باہمی تعلق کیسا ہونا چاہیے۔ کوئی انسان جب مشکل میں ہو تو اس کی مدد کرنے کی کیسے اور کس قسم کی تاکید کرتی ہے وغیرہ۔ یہ دیکھ کر دل میں شدت سے خیال پیدا ہوا کہ اگر قرآن مجید بھی ان بنیادی باتوں کے مختصر تعارف مع حوالا جات کے شائع ہو تو آج کی اس تیز رفتار دنیا کے لئے مفید ہوسکتا ہے۔ حق کے متلاشی ان بنیادی باتوں سے متاثر ہوکر قرآن مجید کا ابدی پیغام اور تفصیلی تعلیمات حاصل کرنے کی جستجو کر سکتے ہیں یا ان کے دلوں میں یہ جستجو پیدا ہو سکتی ہے۔ دل کی گہرائیوں میں جنم لینے والے اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

قرآن خود قرآن کی نظر میں

قرآن اپنے بارے میں بیان کرتا ہے کہ وحی الٰہی ہے، معجزہ ہے، کتاب مبین ہے۔ احسن القصص بیان کرتا ہے، لوگوں کے لئے ہدایت، شفاء اور رحمت ہے۔

(ا) وحی الٰہی ہے:

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ

(الانعام:20)

اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ سے تمہیں ڈراؤں اور ہر اس شخص کو بھی جس تک یہ پہنچے۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ

(الشوریٰ:8)

اور اسی طرح ہم نے تیری طرف عربی قرآن وحی کیا ہے تاکہ تو بستیوں کی ماں کو اور جو اس کے اردگرد ہیں ڈرائے اور تو ایسے اجتماع کے دن سے ڈرائے جس میں کوئی شک نہیں۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ

(العنکبوت:46)

تو کتاب میں سے، جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے پڑھ کر سنا اور نماز کو قائم کر۔ یقیناً نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

(نیز دیکھیں حوالہ جات: 10:3 ، 12:4 ، 18:28، 18:111، 35:32، 41:7، 42:52، 53:4۔)

(ب) قرآن معجزہ ہے اسکی نظیر کوئی نہیں لاسکتا:

وَ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَ كُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(البقرة24)

اور اگر تم اس بارے میں شک میں ہو تو جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے تو اس جیسی کوئی سورۃ تو لا کر دکھاؤ۔ اور اپنے سرپرستوں کو بھی بلا لاؤ جو اللہ کے سوا (تم نے بنا رکھے) ہیں، اگر تم سچے ہو۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(یونس:39)

کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے افتراء کرلیا ہے۔ تو کہہ دے کہ پھر اس (کی سورۃ) جیسی کوئی سورۃ بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جن کو بلانے کی طاقت رکھتے ہو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

(نیز دیکھیں : 11:14، 17:89۔)

(ج) قرآن کتابِ مبین ہے:

تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

(النّمل:2)

یہ قرآن کی اور ایک روشن کتاب کی آیات ہیں۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝

(المآئدة:16)

یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آچکا ہے اور ایک روشن کتاب بھی۔

(نیز دیکھیں : 10:62، 12:2، 15:2، 26:3-196، 28:3، 36:70، 43:3، 44:3، 6:39)

(د) قرآن ہدایت دیتا ہے:

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝

(بنیٓ اسرائیل:10)

یقیناً یہ قرآن اس (راہ) کی طرف ہدایت دیتا ہے جو سب سے زیادہ قائم رہنے والی ہے اور ان مومنوں کو جو نیک کام کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر (مقرر) ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور صفات کا بیان

(ا) اللہ واحد اور لاشریک ہے:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام ''اللہ'' کا قریباً 2697 مرتبہ ذکر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بکثرت ذکر ہے۔ بہترین نمونہ سورۃ اخلاص ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

(الاخلاص:2-5)

تو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور اس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

(النساء:172)

یقیناً اللہ ہی واحد معبود ہے۔ وہ پاک ہے اس سے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔

(نیز دیکھیں: 2:164، 5:74)

(ب) صفاتِ باری تعالیٰ:

قرآن کریم میں باری تعالیٰ کی صفات بکثرت مذکور ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔وہ خالقِ کائنات ہے۔خالق جن وانس ہے۔رؤوف وغفور ہے۔اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔خالقِ کائنات ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۵

(الانعام:2)

تمام حمد اللہ ہی کی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرے اور نور بنائے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ج وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ O وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ج وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ O

(ابراہیم:33-34)

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی اتارا۔پھر اس کے ذریعہ کئی پھل نکالے (جو) تمہارے لئے رزق کے طور پر (ہیں)۔اور تمہارے لئے کشتیاں مسخر کیں تا کہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں۔اور تمہارے لئے دریاؤں کو مسخر کیا۔اور تمہارے لئے سورج اور چاند کو مسخر کیا اس حال میں کہ وہ دونوں ہمیشہ گردش کر رہے ہیں۔

(نیز دیکھیں: 6:74، 7:55، 16:4,82، 29:45، 30:9، 39:6، 45:23)

(ج) خالق جن وانس ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ O

(الذّٰریٰت:57)

اور میں نے جن وانس کو نہیں پیدا کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ O

(البقرۃ: 22)

اے لوگو! تم عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

(نیز دیکھیں: 6:3، 23:13، 30:22، 35:12، 40:68، 96:3)

(د) رؤف ورحیم اور غفور ہے:

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ O

(البقرۃ :144)

یقیناً اللہ لوگوں پر بہت مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O

(النور:23)

کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے۔اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(نیز دیکھیں: 2:208، 3:31، 10:108، 22:66، 24:21، 9:117)

(ر) توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرتا ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ O

(الشوریٰ:26)

اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی طرف سے توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں سے درگزر

کرتا ہے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِى الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ۝

(المؤمن:3-4)

اس کتاب کا اتارا جانا اللہ کامل غلبہ والے (اور) کامل علم والے کی طرف سے ہے۔ جو گناہوں کو بخشنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا، پکڑ میں سخت اور بہت عطا اور وسعت والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(نیز دیکھیں : 3:90، 19-4:18، 4:147، 5:40، 6:55، 16:120، 9:104، 20:83، 24:11، 25:71,72)

قرآن کریم کی نظر میں انسان کا مقام اور تخلیق کا مقصد

قرآن کریم میں لفظ ''انسان'' کم و بیش 65 مرتبہ اور لفظ ''الناس'' 241 مرتبہ آیا ہے۔ قرآن کریم کے مطابق خدا نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا۔ انسان کی تخلیق احسنِ تقویم ہے۔ انسان کو علم دیا اور علم الاشیاء سے نوازا۔ انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا۔ انسان کو عملِ صالح کرنے کی تلقین کی اور بتایا کہ عمل ہی اس کے کام آئے گا اور اسکی نجات کا موجب ہوگا۔

(ا) انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا:

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَاتَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ---

(الروم:31)

پس (اللہ کی طرف) ہمیشہ مائل رہتے ہوئے اپنی توجہ دین پر مرکوز رکھ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا۔ اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہ قائم رکھنے اور قائم رہنے والا دین ہے۔

(ب) انسانوں کی تخلیق احسنِ تقویم ہے:

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ۝

(التغابن:4)

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور تمہاری تصویر کشی کی اور تمہاری صورتیں بہت اچھی بنائیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِىْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝

(التین:5)

یقیناً ہم نے انسانوں کو بہترین ارتقائی حالت میں پیدا کیا۔

(نیز دیکھیں : 19-71:15)

(ج) انسان کو علم دیا اور علم الاشیاء سے نوازا:

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ ۝

(العلق:6)

انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝

(الرحمٰن:5,4)

انسان کو پیدا کیا۔ اسے بیان سکھایا۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا--- ۝

(البقرۃ:32)

اور اس نے آدم کو تمام نام سکھائے---

(د) انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۝

(الذّٰریٰت: 57)

اور میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

(نیز دیکھیں : 2:22)

(ر) عمل سے زندگی بنتی ہے اور عملِ صالح باعثِ نجات ہے:

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّامَاسَعٰى ۝ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝

(النجم:41,40)

اور یہ کہ انسان کے لئے اس کے سوا کچھ نہیں جو اس نے کوشش کی۔ اور یہ کہ اس کی کوشش ضرور زیرِ نظر رکھی جائے گی۔

وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ۝

(المائدۃ:10)

اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے (کہ) ان کے لئے مغفرت اور ایک بہت بڑا اجر ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝

(الکھف:108)

یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان کے لئے مہمانی کے طور پر فردوس کی جنتیں ہیں۔

(نیز دیکھیں : 2:26، 2:278، 11:24، 17:20، 21:95، 22:51، 41:9، 47:3)

قرآن کریم کا نظریہ جنت

قرآن میں "جَـنَّة" کا لفظ 66 مرتبہ اور جنات کا لفظ قریباً 69 مرتبہ بیان ہوا ہے۔

(ا) جنت کی وسعت:

وَسَارِعُوْآاِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ لا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

(آل عمران:134)

اور اپنے رب کی مغفرت اور اس کی جنت کی طرف دوڑ و جس کی وسعت آسمانوں اور زمین پر محیط ہے۔ وہ متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

(نیز دیکھیں : 57:22)

(ب) جنت کی نعماء:

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَالْمُتَّقُوْنَ ط تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا۔۔۔

(الرعد:36)

اس جنت کی مثال جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے (یہ ہے) کہ اس کے دامن میں نہریں بہتی ہیں، اس کا پھل دائمی ہے اور اس کا سایہ بھی۔۔۔

(نیز دیکھیں : 47:16، 2:26، 3:137,199، 19:62-64)

(ج) جنت دائمی ہے، متقیوں کے لئے مستقل اور بہتر مقام:

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَامَايَشَآءُوْنَ ط كَذٰلِكَ يَجْزِى اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝

(النحل:32)

ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ ان کے لئے ان میں سے وہی کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے۔ اسی طرح اللہ متقیوں کو جزا دیا کرتا ہے۔

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ اَحْسَنُ مَقِيْلًا O

(الفرقان:25)

جنت کے رہنے والے اس دن مستقل ٹھکانے کے لحاظ سے بھی سب سے اچھے ہونگے اور عارضی آرام کی جگہ کے لحاظ سے بھی بہترین۔

(نیز دیکھیں : 2:83، 13:24، 19:62، 18:32، 20:77، 22:15، 43:71-74)

قرآنِ کریم کا نظریہ گناہ

قرآنِ کریم میں اوامر اور نواہی کا ذکر ہے۔ ہر وہ کام جس کے کرنے سے روکا گیا ہے اس کا ارتکاب گناہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، کسی کو ناحق قتل کرنا، فواحش، بہتان، بدظنی اور زنا کا ارتکاب، خیانت کرنا اور شہادت کو چھپانا وغیرہ کا ذکر بکثرت آیا ہے کہ یہ گناہ ہیں۔

(ا) خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا گناہ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ج وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا O

(النساء:49)

یقیناً اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ سب کچھ معاف کر دے گا جس کے لئے وہ چاہے۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ افترا کیا ہے۔

(نیز دیکھیں : 4:117، 5:74، 31:14)

(ب) کسی انسان کا ناحق قتل کرنا گناہ ہے:

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط۔۔

(بنی اسرائیل:34)

اور اس جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرمت بخشی ہے۔

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط

(المائدہ:33)

جس نے بھی کسی ایسے نفس کو قتل کیا جس نے کسی دوسرے کی جان نہ لی ہو یا زمین پر فساد نہ پھیلایا ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔

(نیز دیکھیں : 6:152، 25:69)

(ج) فواحش، بہتان، بدظنی اور زنا کا ارتکاب گناہ ہے:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔۔

(الاعراف:34)

تو کہہ دے کہ میرے رب نے بے حیائی کی باتوں کو حرام قرار دیا ہے وہ بھی جو اس میں سے ظاہر ہو اور وہ بھی جو پوشیدہ ہو۔۔۔

(نیز دیکھیں: 17:33، 42:38)

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا O

(النساء:113)

اور جو کسی خطا کا مرتکب ہو یا گناہ کرے پھر کسی معصوم پر اس کی تہمت لگا دے تو اس نے بہت بڑا بہتان اور کھلم کھلا گناہ (کا بوجھ) اٹھا لیا۔

(نیز دیکھیں : 33:59)

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ط وَسَآءَ سَبِيْلًا O

(بنی اسرائیل:33)

اور زنا کے قریب نہ جاؤ یقیناً یہ بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے۔

(نیز دیکھیں : 25:69)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ز اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔۔۔

(الحجرات:13)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔

(نیز دیکھیں : 48:7)

(د) خیانت کرنا اور شہادت چھپانا گناہ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا ۙ

(النّساء:108)

یقیناً اللہ سخت خیانت کرنے والے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔

(نیز دیکھیں : 8:28، 22:39)

وَلَا تَکْتُمُوا الشَّھَادَۃَ ؕ وَمَنْ یَّکْتُمْھَا فَاِنَّہٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُہٗ ؕ

(البقرۃ:284)

اور تم گواہی کو نہ چھپاؤ۔ اور جو کوئی بھی اسے چھپائے گا تو یقیناً اس کا دل گنہگار ہو جائے گا۔

(نیز دیکھیں : 2:141، 5:107)

قرآن کریم کا نظریہ جھنم

قرآن نے جہنم کو برا اور تکلیف دہ ٹھکانہ کہا ہے۔ جسمیں دلوں پر لپکنے والی آگ ہوگی اور گرم کھولتے ہوئے پانی کے چشمیں ہونگے اور خوراک ایسی ہوگی جو تسکین نہیں دے گی۔ اللہ تعالیٰ کے منکرین اور بداعمال والے لوگوں کے بارے میں ارشاد ہے۔

(ا) مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِھَادُ ○

(آل عمران:198)

تھوڑا سا عارضی فائدہ ہے۔ پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہی ہوگا اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

پھر فرمایا

وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ۔

اور بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ نیز فرمایا

وَبِئْسَ الْقَرَارُ۔

اور کیا ہی برا مقام ہے۔

(نیز دیکھیں : 13:19، 66:10)

(ب) جہنم میں آگ ہوگی اور گرم پانی اور غیر تسکین بخش خوراک ہوگی:

نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ ۙ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ ۙ

(الھُمزہ:8,7)

وہ اللہ کی آگ ہے بھڑکائی ہوئی۔ جو دلوں پر لپکے گی۔

مِّنْ وَّرَآئِہٖ جَھَنَّمُ وَیُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ۙ

(ابراہیم:17)

اس سے پرے جہنم ہے اور وہ پیپ ملا ہوا پانی پلایا جائے گا۔

(نیز دیکھیں : 9:63,68,81، 72:24، 87:14، 11:104)

قرآن کریم میں محمد ﷺ کے مقام اور شان کا بیان

قرآنِ کریم محمد ﷺ کو نبی اور بشر رسول کی حیثیت سے پیش کرتا ہے جو بنی نوع انسان کے لئے بشیر و نذیر، رحمت اور اسوہ حسنہ ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا پیغام بنی نوع انسان تک پہنچانا ان کا منتہیٰ اور مقصود ہے۔

خاتم النّبیین اور بشر رسول ہیں:

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ

(الاحزاب:41)

محمد ﷺ تمہارے جیسے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتم ہے۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ ھَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ○

(بنی اسرائیل:94)

تو کہہ دے کہ میرا رب (ان باتوں سے) پاک ہے اور میں تو ایک بشر رسول کے

سوا کچھ نہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا۔

(سبا:29)

اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ O

(الانبیاء:108)

اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ۔۔۔

(الاحزاب:22)

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ

(المائدہ:68)

اے رسول! اچھی طرح پہنچا جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف اتارا گیا ہے۔

(نیز دیکھیں : 2:120، 7:69، 7:159، 18:111، 25:57، 29:19، 33:46، 35:25، 41:7، 48:9، 64:13، 73:16، 98:3,4)

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کا ارشاد

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ اور اس کے بھیجے ہوئے رسولوں پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے۔ ایمان لانے والوں کو جنت کی بشارت دیتا ہے۔ فرماتا ہے کہ ایمان لانے والے ظلمات سے نجات حاصل کر کے نور میں داخل ہو جاتے ہیں۔ انہیں مغفرت اور اجرِ عظیم کی خوش خبری دیتا ہے۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا

(التغابن:9)

پس اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے اتارا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ

(النساء:137)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس کتاب پر بھی جو اس نے اپنے رسول پر اتاری ہے اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے اتاری تھی۔

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۔۔۔

(البقرۃ:26)

اور خوشخبری دے دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔۔۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

(البقرۃ:258)

اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ O

(المائدہ:10)

اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان کے لئے مغفرت اور ایک بہت بڑا اجر ہے۔

(نیز دیکھیں : 2:278، 4:123، 4:171، 7:158، 13:30، 46:32، 57:8، 16:103، 2:63)

قرآن کا نظریہ حیاتِ انسانی

بنی نوع انسان کی حیات بامقصد ہے۔انسان کو عبادتِ الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔انسان کی دنیاوی زندگی آخرت کی کھیتی ہے۔

(مزرعته الآخرة)۔

1: اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○

(المؤمنون:116)

پس کیا تم نے گمان کیا تھا کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہرگز ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے؟

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○

(الذّٰریٰت:57)

اور میں نے جن اور انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

3: تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ○ نِ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ○

(الملك:2-3)

وہی برکت والا ہے جس کے قبضہ قدرت میں تمام بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔وہی جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے لحاظ سے بہترین ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) بخشنے والا ہے۔

(نیز دیکھیں : 2:22، 13:27، 47:37، 57:21)

قرآن کریم کا نظریہ مساواتِ انسانی اور خدمتِ خلق

قرآن کریم انسانی مساوات، رشتہ داروں سے حسنِ سلوک، خدمتِ خلق اور غریب پروری کا درس دیتا ہے۔

(ا) مساوات:

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط---

(الحجرات:14)

اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر و مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔

(ب) رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کرنے کا حکم:

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط

(البقرة:216)

وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں۔تو کہہ دے کہ تم اپنے مال میں سے جو کچھ بھی خرچ کرنا چاہو تو والدین کی خاطر کرو اور اقرباء کی خاطر اور یتیموں کی خاطر اور مسافروں کی خاطر۔۔۔

(ج) غریب پروری کا ارشاد:

اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ○ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ○ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ○

(البلد:15-17)

یا ایک عام فاقے والے دن میں کھانا کھلانا۔ایسے یتیم کو جو قرابت والا ہو۔یا ایسے مسکین کو جو خاک آلود ہو۔

(نیز دیکھیں : 2:84,178، 9:60، 17:24-27، 76:9)

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کے فیضاں

سیّد شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24ر ستمبر 2004 کو مسجد بیت الفتوح لندن یوکے سے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس میں تمام احباب جماعت کو قرآن کریم پڑھنے اور عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے اس ضمن میں ذیلی تنظیموں خصوصاً انصار اللہ کو توجہ دلائی کہ وہ خود بھی قرآن کریم پڑھیں اور اپنے بچوں کو قرآن کریم سکھائیں۔ حضور نے سورۃ بقرہ کی آیت کریمہ

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ

(البقرۃ:3)

ترجمہ: (یہ) وہ کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت دینے والی ہے متقیوں کو۔

تلاوت فرمائی اور اسکے علاوہ ایک اور آیت کریمہ سورۃ الفرقان سے پڑھی جو درج ذیل ہے:

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝

(الفرقان: 31)

ترجمہ: اور رسول کہے گا اے میرے رب! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس آیت کی تشریح میں مزید فرماتے ہیں:۔

''یہ آیت صحابہؓ سے متعلق تو یقیناً نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی میں بلکہ اس کے بعد تین صدیوں تک آنے والے صحابہؓ اور تابعین اور تبع تابعین نے قرآن کو نہیں چھوڑا لازماً یہ ایک پیشگوئی ہے جو آئندہ زمانہ میں پوری ہونے والی تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قوم عملاً قرآن کو چھوڑ دے گی اور رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ سے اسکی شکایت کریں گے۔

(قرآن کریم ترجمہ از حضرت مرزا طاہر احمدؒ خلیفۃ المسیح الرابع فٹ نوٹ ص 617)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 4ر جولائی 1997 کو ٹورانٹو میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اس آیت کریمہ کے حوالہ سے جو جماعت عالمگیر کو نصیحت فرمائی وہ یوں ہے:

''حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔

''یہ رسول شکوہ کرے گا اے میرے ربّ! میری قوم نے اس قرآن کو مہجور کی طرح چھوڑ دیا۔''

پس آپ وہ قوم نہ بنیں جن سے قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو شکوہ ہو کہ اے خدا میری کہلانے والی 'مراد کہلانے کا مضمون اس میں داخل ہے' کہلانے والی قوم نے اس قرآن کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ مہجور کی طرح چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔فرماتے ہیں:۔آپ میں سے کتنے ہیں جن کے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قیامت کے دن خدا کے حضور عرض کر سکتے ہیں کہ اے خدا یہ میری قوم ہے جس نے قرآن کو مہجور کی طرح نہیں چھوڑا۔ پس بہت ہی اہم مسئلہ ہے اور عبادت کی جان قرآن کریم ہے۔۔۔پس تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالنا اور اسکے معانی پر غور کرنا سکھانا یہ ہماری تربیت کی بنیادی ضرورت ہے اور تربیت کی کنجی ہے۔ جس کے بغیر ہماری تربیت ہو نہیں سکتی۔''

قرآن خدا کا کلام:

قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نازل ہوا۔ جس میں راہِ ہدایت ہے، جس پر عمل کر کے انسان خدا کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ اور یہی انسان کی پیدائش کی علتِ غائی بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یہ تو "اللہ میاں کا خط ہے جو میرے نام آیا"۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ اپنے پیارے اور محبوب کے آنے والے خط کو بار بار پڑھتا ہے اور اس میں ایک لذّت محسوس کرتا ہے۔ کبھی اسے چومتا، کبھی آنکھوں سے لگاتا اور بعض اوقات تو جگہ جگہ لئے پھرتا ہے۔ اور اس کے مضمون کے ایک ایک لفظ کو اپنے دل و دماغ میں اتارتا ہے۔ پس وہ خط جو خدائے رحمان نے ہمارے نام بھیجا ہے اس کی ہمیں کس قدر عزت کرنی ہوگی، کس قدر پڑھنا ہوگا اور کس قدر اس پر عمل کرنا ہوگا۔

ایک حدیث ہے کہ:

"حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔"

(بخاری کتاب فضائل القرآن)

صحیح مسلم کی ایک حدیث ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا

"اقرؤ وا القرآن فَانّه یَأْتِی یوم القِیَامَةِ شفیعاً لِاَصحَابِہٖ"

یہ حدیث ابو امامہ الباھلیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن کریم پڑھا کرو کیونکہ قیامت کے دن یہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گا۔

ایک اور حدیث ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"انّ اللہ یرفع بھذا لکتاب اقواماً ویضع بہ آخرین"

کہ اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ بعض قوموں کو تو رفعتیں، بلندیاں اور کامیابیاں دے گا لیکن کچھ ایسی قومیں بھی ہونگی جو اس کے ذریعہ پستی اور قعرِ مذلّت میں گرائی جائینگی۔ گویا اسکو پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے خدا کے حضور بلند مراتب حاصل کریں گے اور نہ پڑھنے والے، عمل نہ کرنے والے ہمیشہ ذلیل و رسوا ہوں گے۔ جیسا کہ اس وقت ہو رہا ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ نے صرف ظاہری طور پر قرأت کرنے والوں کو یہ خوشخبری بھی دی کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب کا ایک حرف بھی پڑھا اسکے حساب میں ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک نیکی دس نیکیوں جتنا ثواب رکھے گی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔"

(کشتیٔ نوح)

پھر فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے۔"

فرماتے ہیں:

"مجھے بھیجا ہے تا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں۔"

(ملفوظات جلد5 صفحہ14)

قرآن کریم پڑھنے کی تلقین:

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''قرآن مجید تدبّر سے پڑھواوراس سے بہت پیار کرو۔ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کہ کلام الٰہی کی محبت جنت میں لے جاتی ہے اور ڈھال کی طرح بچانے والی ہوتی ہے۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو جو قرآن کریم سے محبت تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

''مجھے قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں لگتی۔ ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں ان سب میں مجھے خدا کی ہی کتاب پسند آئی۔''

(بدر18/جنوری1912)

پھر فرماتے ہیں:

''قرآن کریم میری غذا، میری تسلّی اور اطمینان کا سچا ذریعہ ہے اور میں جب تک اسکوکئی بار مختلف رنگ میں پڑھ نہیں لیتا مجھے آرام اور چین نہیں آتا۔''

فرماتے تھے:

''خدا تعالیٰ مجھے بہشت اور حشر میں نعمتیں دے تو میں سب سے پہلے قرآن شریف مانگوں گا تاکہ حشر کے میدان میں بھی قرآن شریف پڑھوں، پڑھاؤں اور سنوں۔''

(تذکرۃ المہدی جلد اوّل صفحہ246)

قرآنِ کریم پڑھیں اور پڑھائیں:

حضرت مصلح موعودؓ نے 21رنومبر 1947 کو خاص طور پر اس موضوع پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جماعت احمدیہ کو تلقین فرمائی کہ اگر ہماری جماعت قرآن کریم کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے تو سارے مصائب آپ ہی آپ ختم ہوجائیں۔چنانچہ فرمایا:

''ہماری جماعت میں کوئی ایک شخص بھی نہ رہے جسے قرآن نہ آتا ہو۔۔۔جب تک ہم اپنے ساتھیوں اور اپنے دوستوں اور اپنے رشتہ داروں کو قرآن کریم پڑھانے اور اس پر عمل کرانے کی کوشش نہ کریں گے۔اس وقت تک ہمارا قدم اس اعلیٰ مقام تک نہیں پہنچ سکتا جس مقام تک پہنچنے کے نتیجہ میں انبیاء کی جماعتیں کامیاب ہوا کرتی ہیں۔''

اس وقت بڑا جہاد:

پس اے دوستو اور عزیزو! قرآن کریم پڑھنا، پڑھانا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا یہ ہماری ذمہ داری ہے۔یہی جہاد ہے جو ہم سب نے مل کر اس وقت کرنا ہے۔تمام تنظیمیں اپنی اپنی جگہ پر قرآن کریم پڑھانے کی کلاسیں لگانے میں سرگرم عمل ہوجائیں۔خصوصاً انصار اللہ جس طرح کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، اور پھر گھروں میں تلاوت کرنے کو رواج دیں، صبح نماز فجر کے بعد ہر گھر سے تلاوت قرآن کریم کی آواز آئے۔ماؤں، بہنوں سے بھی یہی التجا اور گذارش ہے کہ اپنے بچوں کا گہری نظر سے جائزہ لیں کہ انہیں صحیح تلفظ کے ساتھ کہاں تک قرآن کریم پڑھنا آتا ہے۔ناظرہ قرآن کریم سیکھنے کے بعد انہیں ترجمہ اور معانی سکھائے جائیں۔

یہی اس وقت کا جہاد ہے۔اسی کے ذریعہ ہماری فتح ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق دے، آمین۔

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

''جس کو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں

وہ ویران گھر کی طرح ہے۔''

(ترمذی فضائل القرآن باب من قراحرفا)

قرآنی تعلیم ۔ نصائح قرآن کریم

شمیم اختر

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں

قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے مکمل اور آخری شریعت ہے جو ہمارے پیارے رسول خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس کے متعلق ارشاد خداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ○

(سورۃ یونس:58)

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے یقیناً ایک ایسی کتاب (قرآن) آ گئی ہے جو سراسر نصیحت ہے اور وہ ہر بیماری کے لئے جو سینوں میں پائی جاتی ہو شفا دینے والی ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے متعلق بہت ہی پیارا ارشاد ہے۔

خَیْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

(بخاری)

تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

قرآن انسانوں کی رہنمائی کے لئے رحمت اور نصیحت والی کتاب ہے:

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ

(البقرۃ:3)

یہی کامل کتاب ہے۔ اس امر میں کوئی شک نہیں متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ○

(یونس:58)

اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے یقیناً ایک ایسی کتاب آ گئی ہے جو سراسر نصیحت ہے اور وہ ہر اس بیماری کے لئے جو سینوں میں پائی جاتی ہے، شفا دینے والی ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ○

(صٓ: 88)

یہ قرآن تو سب جہانوں کے لئے ایک نصیحت کی کتاب ہے۔

انسان کی پیدائش:

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ○

(النحل:5)

اس نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا ہے۔ پھر اچانک وہ کھلا کھلا جھگڑالو بن گیا۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۚ

(فاطر:12)

اور اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفے سے تمہیں جوڑے بنایا اور کوئی مادہ حاملہ نہیں ہوتی اور نہ ہی بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم کے مطابق۔

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ○

(یٰسٓ:78)

کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا تو پھر یہ کیا انقلاب ہوا کہ وہ ایک کھلا کھلا جھگڑالو بن گیا۔

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ○ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ○

(النجم:47, 46)

اور یہ کہ وہی ہے جس نے نر اور مادہ جوڑے پیدا کئے۔ نطفہ سے جب وہ ڈالا جاتا ہے۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ○ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ○ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ○

(الطارق:8,7,6)

پس انسان کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ ایک اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ پانی یا انسان پیٹھ اور سینہ کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

انسانی زندگی محض کھیل، مال اور بیٹے ورلی زندگی کا سامان، رہنے والا مناسب حال کام:

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا ○

(الکهف:47)

مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے ربّ کے نزدیک ثواب کے طور پر بہتر اور امنگ کے لحاظ سے بہت اچھی ہیں۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌ ۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۚ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۚ وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○

(الحدید:21)

اے لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا

ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔(یہ زندگی) اس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار (کے دلوں) کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے۔ پھر تُو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب (مقدر) ہے نیز اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی۔ جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا ایک عارضی سامان ہے۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ۝

(الاعلیٰ:17,18)

درحقیقت تم تو ورلی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

زندگی، موت اور اعمال کی آزمائش:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝

(الملك:3)

وہی جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے اعتبار سے بہترین ہے۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

انسانی عمل کے راستے، نیکی کی تعلیم، بدی سے روک:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(آل عمران:105)

اور چاہیئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور نیکی کی تعلیم دیں اور بدیوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

(الزّخرف: 65)

یقیناً اللہ ہی ہے جو میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ پس اس کی عبادت کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝

(البلد: 11)

اور ہم نے اسے دو مرتفع راستوں کی طرف ہدایت دی۔

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝

(الشّمس:9)

پس اُس کی بے اعتدالیوں اور اس کی پرہیزگاریوں (کی تمیز کرنے کی صلاحیت) کو اس کی فطرت میں ودیعت کیا۔

اللہ کا شریک بنانا:

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝

(الاعراف:192)

کیا وہ اسے شریک بناتے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کر سکتا بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔

وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِیَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا○

(الکھف:53)

اور جس دن وہ کہے گا کہ اُنہیں پکارو جنہیں تم میرا شریک گمان کرتے تھے تو وہ انہیں پکاریں گے لیکن وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کی دیوار حائل کر دیں گے۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ○

(القصص:63)

اور جس دن وہ انہیں پکارے گا اور کہے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کو تم (شریک) گمان کیا کرتے تھے؟

وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ج لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ○

(القصص:65)

اور ان سے کہا جائے گا کہ اپنے (بنائے ہوئے) شرکاء کو پکارو۔ پھر وہ انہیں پکاریں گے تو وہ ان کو کوئی جواب نہ دیں گے اور وہ عذاب کو دیکھیں گے۔ کاش کہ وہ ہدایت پا جاتے۔

خدا کی ڈھیل:

وَاُمْلِیْ لَهُمْ قف اِنَّ كَيْدِیْ مَتِيْنٌ ○

(الاعراف:184)

اور میں انہیں مہلت دیتا ہوں یقیناً میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ج فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا○

(فاطر:46)

اور اگر اللہ لوگوں کا اس کے نتیجہ میں مؤاخذہ کرتا جو انہوں نے کمایا تو اس (زمین) کی پشت پر کوئی چلنے پھرنے والا جاندار باقی نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ ان کو (آخری) مقررہ مدت تک مہلت دیتا ہے۔ پس جب ان کی مقررہ مدت آجائے گی تو (خوب کھل جائے گا کہ) یقیناً اللہ اپنے بندوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

انسان کا شر کو تیزی سے بلانا اور اللہ کا بندے کو تیزی سے خیر کی طرف بلانا:

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ط وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا○

(بنی اسرائیل:12)

انسان شر کو اسی جوش سے بلاتا ہے جس جوش سے اللہ اس بندے کو خیر کی طرف بلا رہا ہوتا ہے۔ اور انسان بڑا ہی جلد باز واقع ہوا ہے۔

اللہ پر جھوٹ باندھنے والے کا منہ کالا:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ O

(الانعام:22)

اوراس سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جس نے اللہ پر کوئی جھوٹ گھڑا یا اس کی آیات کی تکذیب کی۔ یقیناً ظالم لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔

وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَرَی الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلَی اللّٰہِ وُجُوْھُھُمْ مُّسْوَدَّۃٌ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَھَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ O

(الزمر:61)

اور قیامت کے دن تُو ان لوگوں کو دیکھے گا جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا کہ ان کے چہرے سیاہ ہونگے۔ کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کے لئے ٹھکانہ نہیں؟

انسانی اعضاء آنکھ، کان اور دل بنائے:

وَاللّٰہُ اَخْرَجَکُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْئًا ۙ وَّ جَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ ۙ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ O

(النّحل:79)

اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا جب کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور اس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تا کہ تم شکر ادا کرو۔

قُلْ ھُوَ الَّذِیْ ذَرَاَکُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ O

(الملک:25)

کہہ دے کہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔ بہت کم ہے جو تم شکر کرتے ہو۔

انسانی اعضاء سے پوچھ گچھ:

وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا O

(بنیؔ اسرائیل:37)

اور وہ موقف اختیار نہ کر جس کا تجھے علم نہیں۔ یقیناً کان اور آنکھ اور دل میں سے ہر ایک سے متعلق پوچھا جائے گا۔

اعمال کی کتاب:

وَکُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰہُ طٰٓئِرَہٗ فِیْ عُنُقِہٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کِتٰبًا یَّلْقٰہُ مَنْشُوْرًا O

(بنی اسرائیل:14)

اور ہر انسان کا اعمال نامہ ہم نے اس کی گردن سے چمٹا دیا ہے اور ہم قیامت کے دن اس کے لئے اُسے ایک ایسی کتاب کی صورت میں نکالیں گے جسے وہ کھلی ہوئی پائے گا۔

وَوُضِعَ الْکِتٰبُ فَتَرَی الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا فِیْہِ وَیَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ ھٰذَا الْکِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً اِلَّآ اَحْصٰھَا ج وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا یَظْلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا O

(الکھف:50)

اور کتاب پیش کی جائے گی تو مجرموں کو تُو دیکھے گا کہ جو کچھ اس میں ہے وہ اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: افسوس ہم پر! اس کتاب کو کیا ہوا ہے کہ نہ یہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑتی ہے اور نہ کوئی بڑی چیز مگر اس نے اس سب کو شمار کر لیا ہے۔ اور وہ جو کچھ کرتے رہے ہیں اسے حاضر پائیں گے اور تیرا ربّ کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

فرشتوں کا حرکات محفوظ کرنا:

اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌO مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌO

(قٓ:18-19)

جب باتیں پکڑنے والے دو(فرشتے) دائیں طرف اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے باتیں پکڑتے ہیں۔وہ کوئی بات نہیں کہتا مگر اس کے پاس ہی اس کا ہمہ وقت مستعد نگران ہوتا ہے۔

وَاِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ O كِرَامًا كَاتِبِیْنَ O یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ O

(الانفطار:11-13)

جبکہ یقیناً تم پر ضرور نگہبان مقرر ہیں۔معزز لکھنے والے۔وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔

خدا کی قربت:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِO

(قٓ:17)

یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں کہ اس کا نفس اُسے کیسے کیسے وساوس میں ڈالتا ہے اور ہم اس سے(اس کی) رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

انسان کی دوبارہ پیدائش:

اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ O

(الطّارق:9)

یقیناً وہ اس کے واپس لے جانے پر ضرور قادر ہے۔

قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ O

(یٰسٓ:80)

تو کہہ دے انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ ہر قسم کی خَلق کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ O مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ O ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ O ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ O ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ O

(عبس:19-23)

اُسے اُس نے کس چیز سے پیدا کیا؟ نُطفے سے۔اُسے پیدا کیا پھر اُسے ترکیب دی۔پھر راستے کو اُس کے لئے آسان کر دیا۔پھر اسے مارا اور قبر میں داخل کیا۔پھر وہ جب چاہے گا اُسے اٹھائے گا۔

لازمی روزِ قیامت:

هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَO

(الصّٰفّٰت:22)

یہ(وہ) فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْہِ اُخْرٰی فَاِذَا ھُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ۝

(الزّمر:69)

اور صور میں پھونکا جائے گا تو غش کھا کر گر پڑے گا جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سوائے اُس کے جسے اللہ چاہے۔ پھر اس میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو اچانک وہ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے۔

وَّ اِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ

(الذّٰریٰت:7)

اور جزا سزا کا دن ضرور ہو کر رہنے والا ہے۔

یَوْمَ لَا تَمْلِکُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا ؕ وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰہِ ۝

(الانفطار:20)

جس دن کوئی جان کسی جان کے لئے کسی چیز کی مالک نہ ہوگی اور اس دن فیصلہ کلیۃً اللہ ہی کا ہوگا۔

خدا کے دربار میں پیش:

وَعُرِضُوْا عَلٰی رَبِّکَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ز بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَکُمْ مَّوْعِدًا ۝

(الکھف:49)

اور وہ تیرے ربّ کے حضور صف بہ صف پیش کئے جائیں گے۔ یقیناً تم ہمارے سامنے حاضر ہو گئے ہو جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ تمہیں پیدا کیا تھا لیکن تم گمان کر بیٹھے تھے کہ ہم ہرگز تمہارے لئے کوئی موعود دن مقرر نہیں کریں گے۔

یَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰی مِنْکُمْ خَافِیَۃٌ ۝

(الحآقۃ:19)

اُس دن تم پیش کئے جاؤ گے۔ کوئی مخفی رہنے والی تم سے مخفی نہیں رہے گی۔

اعمال نامے کا وزن:

وَالْوَزْنُ یَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ ج فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ بِمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ ۝

(الاعراف:9-10)

اور حق ہی اس دن وزنی ثابت ہوگا۔ پس وہ جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے پس یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا بسبب اس کے کہ وہ ہماری آیات سے ناانصافی کیا کرتے تھے۔

پورا پورا بدلہ:

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝

(المؤمنون:103-104)

پس وہ جن کے (اعمال کے) پلڑے بھاری ہوئے تو یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور وہ جن کے (اعمال کے) پلڑے ہلکے ہوئے تو یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان پہنچایا۔ جہنم میں وہ بہت لمبے عرصہ تک رہنے والے ہوں گے۔

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝

(الزّمر:71)

اور ہر نفس کو جو اس نے عمل کیا اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور وہ سب سے زیادہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝

(الحآقّة:20)

پس جس کا اعمال نامہ اُس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا آؤ میرا اعمال نامہ پکڑو اور پڑھو۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝

(الحاقّة:26)

اور وہ جسے اُس کے بائیں طرف سے اُس کا اعمال نامہ دیا جائے گا، تو وہ کہے گا اے کاش! مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝

(الانشقاق:8-9)

پس وہ جسے اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تو یقیناً اُس کا آسان حساب لیا جائے گا۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝

(الانشقاق:11-12)

اور وہ جسے اس کے پسِ پردہ کئے ہوئے اعمال کا حساب دیا جائے گا۔ وہ ضرور (اپنے لئے) ہلاکت کی دُعا کرے گا۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

(الزّلزال:8-9)

پس جو کوئی ذرّہ بھر بھی نیکی کرے گا وہ اُسے دیکھ لے گا۔ اور جو کوئی ذرّہ بھر بھی بدی کرے گا وہ اُسے دیکھ لے گا۔

لوگوں کی تقسیم:

وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝
وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝

(الواقعة:8-11)

جبکہ تم تین گروہوں میں بٹے ہوئے ہوگے۔ پس دائیں طرف والے۔ کیا ہیں دائیں طرف والے؟ اور بائیں طرف والے۔ کیا ہیں بائیں طرف والے؟ اور سابقون سب پر سبقت لے جانے والے ہوں گے۔

جزا:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ
النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝

(النسآء:70)

اور جو بھی اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔ اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ
جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

(التوبة:72)

اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اسی طرح بہت پاکیزہ گھروں کا بھی جو دائمی جنتوں میں ہوں گے۔ تاہم اللہ کی رضا سب سے بڑی ہے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝

(حٰمٓ السّجدة :31-32)

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے، پھر استقامت اختیار کی، اُن پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔ ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی۔ اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔

يٰعِبَادِ لَاخَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۚ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِىٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

(الزّخرف 73,69)

اے میرے بندو! آج تم پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمگین ہوگے۔ اور یہ وہ جنت ہے جس کے تم، ان اعمال کی وجہ سے جو تم کرتے رہے ہو، وارث بنائے گئے ہو۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۗ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

(المرسلٰت:42-44)

یقیناً متقی سایوں اور چشموں (والی جنت) میں ہوں گے۔ اور ایسے پھلوں میں جن کی وہ خواہش رکھتے ہیں۔ مزے سے کھاؤ اور پیو۔ اُس بنا پر جو تم عمل کرتے تھے۔

سزا:

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ○

(الحجر:44-45)

اور یقیناً جہنم اُن سب کا موعود ٹھکانا ہے۔ اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لئے ان (گمراہوں) کا ایک مقررہ حصہ ہے۔

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۙ ثُمَّ فِىْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۗ

(الحآقّة :31-33)

اس وقت خدا فرشتوں سے کہے گا اس کو پکڑو اور اُسے طوق پہنا دو۔ پھر اس کو جہنم میں جھونک دو۔ پھر ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر ہاتھ ہے بالآخر اسے جکڑ دو۔

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ○

(الدّھر:5)

یقیناً ہم نے کافروں کے لئے طرح طرح کی زنجیریں اور طوق اور ایک بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے۔

مقررہ سنّت:

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِىْ قَدْ خَلَتْ فِىْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ○

(المؤمن:86)

پس ان کا ایمان اس وقت انہیں کچھ فائدہ نہ دے سکا جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا۔ اللہ کی اس سنت کے طور پر جو اس کے بندوں کے تعلق میں گزر چکی ہے۔ اور اس وقت کافروں نے بڑا نقصان اٹھایا۔

شیطان کا ورغلانا:

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِىْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ○

(الاعراف:17-18)

اس نے کہا کہ بسبب اس کے کہ تُو نے مجھے گمراہ ٹھہرایا ہے میں یقیناً ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر بیٹھوں گا۔ پھر میں ضرور اُن تک ان کے سامنے سے بھی اور ان کے

پیچھے سے بھی اوران کے دائیں سے بھی اوران کے بائیں سے بھی آؤں گا۔اورتو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔

بدلگام شخص:

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝ اَنْ كَانَ ذَامَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝

(القلم:11-15)

اورتو ہرگز کسی بڑھ بڑھ کر قسمیں کھانے والے ذلیل شخص کی بات نہ مان۔(جو) سخت عیب جُو (اور) چغلیاں کرتے ہوئے بکثرت چلنے والا ہے۔(جو) بھلائی سے بہت روکنے والا، حد سے تجاوز کرنے والا (اور) سخت گنہگار ہے۔بہت سخت گیر، اس کے علاوہ ولدِ حرام ہے۔(کیا محض اس لئے اکڑتا ہے) کہ وہ دولت منداور (بڑی) آل اولا د والا ہے۔

قطعی شہادت:

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝

(الطّارق:14-15)

یقیناً وہ ضرور ایک فیصلہ کُن کلام ہے۔اور وہ ہرگز کوئی بیہودہ کلام نہیں۔

ربّ کی آواز:

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ص وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ص وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

(الشّوریٰ:39)

اور جو اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اوراُن کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اوراس میں سے جو ہم نے اُنہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝

(الدّهر:12)

پس اللہ نے اُنہیں اس دن کے شر سے بچالیا اورانہیں تازگی اورلطف عطا کئے۔

میری دعا:

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝

(الشّعرآء:84-86)

اے میرے ربّ! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔اور میرے لئے آخرین میں سچ کہنے والی زبان مقدّر کردے۔اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔

﴿ آمین ﴾

آمین حضرت صاحبزادی امتہ الحفیظ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ

کلامِ محمود

کلام اللہ میں سب کچھ بھرا ہے
یہ سب بیماریوں کی اک دوا ہے

یہی اک پاک دل کی آرزو ہے
یہی ہر متّقی کا مُدّعا ہے

یہ جامع کیوں نہ ہو سب خُوبیوں کا
کہ اس کا بھیجنے والا خدا ہے

مٹا دیتا ہے سب زنگوں کو دل سے
اسی سے قلب کو ملتی جلا ہے

یہ ہے تسکیں دِہِ عُشّاقِ مضطر
مریضانِ محبت کو شفا ہے

خضر اس کے سوا کوئی نہیں ہے
یہی بھولے ہوؤں کا رہنما ہے

جو اس کی دید میں آتی ہے لذّت
وہ سب دُنیا کی خوشیوں سے سوا ہے

جو ہے اس سے الگ حق سے الگ ہے
جو ہے اس سے جُدا حق سے جُدا ہے

یہ ہے بے عیب ہر نقص و کمی سے
کرے جو حرف گیری بے حیا ہے

ہمیں حاصل ہے اس سے دیدِ جاناں
کہ قرآں مظہرِ شانِ خدا ہے

خُدا نے ہم کو دی ہے کامرانی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَوْفَی الْاَمَانِیْ

ھدیۂ تبریک

برموقع شادی خانہ آبادی
صاحبزادہ مرزا وقاص احمد
اور صاحبزادی ھبۃ الرؤف صاحبہ سلمھما اللہ تعالیٰ

عطاء المجیب راشد

کلی اک اور کھلی موسمِ بہار آیا
گلوں پہ گلشنِ احمد کے کیا نکھار آیا

ہوئی ہے باعثِ راحت وقاص کی شادی
دعا ہے برکتوں والی ہو خانہ آبادی

خدا کے فضل سے ثابت ہو رحمتوں کی نوید
ہر ایک روز ہر اک شب ہو مثلِ عیدِ سعید

دعا مسیحؑ کی ہر پل تمہارے ساتھ رہے
خدا کا ہاتھ مسلسل تمہارے ساتھ رہے

اسی کی حفظ و اماں میں رہو سدا شاداں
خدائے محسن و رحمٰں رکھے تمہیں فرحاں

ہے پیش ہدیۂ تبریک نامِ عالی مقام
یہ میرے دل کی دعا ہے برائے ابنِ امام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی احمدی احباب کو

سپین میں وقفِ عارضی کرنے کی تحریک

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے سپین میں تبلیغ کے لئے وقفِ عارضی کی تحریک کی تھی۔ حال ہی میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو اس بابرکت تحریک کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں محترم ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کی طرف سے ایک پیغام موصول ہوا ہے جو احباب کی خدمت میں پیش ہے:

''سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سپین میں وقفِ عارضی پر جانے کے لئے تحریک فرمائی ہے۔ آپ نے اپنے خطبہ جمعہ 28/جنوری 2005 میں فرمایا ہے:

''یورپ کے بہت سے احمدی سیر کرنے بھی سپین جاتے ہیں یا مختلف جگہوں پر جاتے ہیں۔ اگر اِدھر اُدھر کی بجائے سپین کی طرف رُخ کریں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک دفعہ تحریک فرمائی تھی کہ سپین میں وقفِ عارضی کے لئے جائیں۔ سیر بھی ہو جائے گی اور اللہ کا پیغام پہنچانے کا ثواب بھی مل جائے گا۔ تو اس طرف میں احمدیوں کو دوبارہ متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے ملکوں کے امراء کے ذریعہ سے جو اس طرح وقفِ عارضی کر کے سپین جانا چاہتے ہوں امراء کی وساطت سے وکالت تبشیر میں اپنے نام بھجوائیں۔''

کھانا اور سفر کے اخراجات ان کے اپنے ہوں گے۔ رہائش کے لئے انتظام کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ جو واقفین عارضی اپنی ذاتی رہائش کی استطاعت رکھتے ہیں ان سے ایسے علاقوں میں خدمت لی جاسکتی ہے جہاں جماعت کا سنٹر اور رہائش وغیرہ نہیں ہے۔ براہِ کرم اس تحریک کی روشنی میں جو واقفین عارضی سپین جانے کے لئے تیار ہوں وہ اپنے نام خاکسار کو بھجوائیں۔

امیر جماعت احمدیہ ، یو ایس اے

نماز

خـــــالـــد هـــدایـــت بهـــٹـــی

عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے
یہ سلسلے خدا کے ہیں ، یہ سلسلے حجاز کے
حقیقتوں سے متّصل ہیں سلسلے مجاز کے
حریمِ ناز کے ہیں یہ یا راستے نیاز کے

عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے

اسی میں ہے سکونِ دل اسی میں سب قرار ہے
یہ گفتگو ہے یار سے ، یہ روبروئے یار ہے
جہاں کبھی خزاں نہیں نماز وہ بہار ہے
یہ آبروئے دوستی ، یہ آبروئے یار ہے

عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے

کھڑے ہیں ہاتھ باندھ کر ، جھکی ہوئی جبیں بھی ہے
جھکا ہوا ہے آسماں ، تھمی ہوئی زمیں بھی ہے
یہ عشق کا مقام ہے یہاں کوئی مکیں بھی ہے
یہی ہے کائناتِ دل ، یہ کائناتِ دیں بھی ہے

عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے

یہ رازِدل کی بات ہے، یہ بات رازداں کی ہے
یہ بات میری تیری ہے ، یہ بات کل جہاں کی ہے
یہ بات کارواں کی ہے ، یہ بات سارباں کی ہے
نماز بات دل کی ہے ، یہ بات آسماں کی ہے

عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے

مجھے تلاشِ یار ہے ، مجھے تلاشِ طور ہے
تری نظر بہشت پر میری نظر میں نور ہے
مکانِ دل بھی دیکھ تو یہاں کوئی ضرور ہے
ادھر اُدھر ہوں ڈھونڈتا یہی مرا قصور ہے

عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے

جسے خدا نہ مل سکا اسے بھلا مجاز کیا
بھلا اسے خبر ہی کیا نشیب کیا فراز کیا
اسے پتہ نہ چل سکا ہے بندگی کا راز کیا
جسے حضور ہی نہیں پڑھے گا وہ نماز کیا

عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے

یہ بندگی کے سلسلے ، یہ زندگی کے سلسلے
یہ آگہی کے سلسلے ، یہ بے خودی کے سلسلے
یہ سلسلے حضور کے ، یہ دلبری کے سلسلے
یہ سلسلے قرار کے ، یہ بے کلی کے سلسلے

عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے

اے میرے پیارے دوستو چلو چلیں چلو چلیں
جو بات دکھ سے ہے بھری چلو ہم ان سے جا کہیں
سرورِ قلب کے لئے چلو ہم ان سے جا ملیں
اُنہی کے گھر میں جا کے ہم اُجیب کی صدا سنیں

عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے

جماعت احمدیہ کے بلند پایہ عالم سابق مفتی سلسلہ وفات پاگئے

محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب وفات پاگئے

احباب جماعت کو یہ افسوسناک اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے بلند پایہ عالم، خدا رسیدہ بزرگ اور سابق مفتی سلسلہ محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مورخہ 27/اپریل 2005 کو برمنگھم برطانیہ میں بعمر 95 سال وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے چند دنوں سے طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تھی۔ غذا اور دوا لینے میں دشواری کی وجہ سے کمزوری بڑھتی چلی گئی۔ اور جماعت احمدیہ کا یہ دیرینہ خادم اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگیا۔

آپ مورخہ 2/جولائی 1910 کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کا آبائی گاؤں ہلال پور ضلع سرگودھا ہے۔ آپ کے والد ماجد حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب ہلال پوری نے اپریل 1908 میں حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور پھر قادیان میں ہی آباد ہوگئے۔

محترم محمد احمد جلیل صاحب نے پرائمری پاس کرنے کے بعد مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا اور تعلیم کی تکمیل کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ 1932 میں آپ جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ نے مولوی فاضل کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ آپ نے 1933 میں میٹرک اور 1935 میں ایف اے کا امتحان پاس کیا۔ جب 1934 میں حضرت مصلح موعودؓ نے وقف زندگی کی تحریک فرمائی تو اس پر لبیک کہتے ہوئے آپ نے 1935 میں زندگی وقف کردی۔ اور حضور کے ارشاد پر زندگی وقف کرکے آنے والے افراد کو دینی علوم پڑھانے پر مامور ہوئے۔ بیت المبارک قادیان میں کلاس شروع کی گئی۔ ابتداء میں آپ کے سپرد 59 شاگرد کئے گئے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر ہی حدیث پڑھنے کے لئے دہلی تشریف لے گئے۔ دیوبند اور لاہور میں بھی کچھ عرصہ تک تحصیل علم کی غرض سے مقیم رہے۔

قیام پاکستان کے بعد 25/اگست 1947 کو حضرت مصلح موعودؓ نے ایک قافلے کے ساتھ آپ کو لاہور بھجوایا۔ آپ دو ماہ کے قریب فرقان فورس میں بھی شامل رہے۔ اس کے بعد آپ کو جامعہ احمدیہ میں استاد مقرر کردیا گیا۔ یہاں آپ ادب عربی، حدیث اور تفسیر پڑھاتے رہے۔ جامعہ احمدیہ میں خدمات کے دوران آپ کو حضرت ملک غلام فرید صاحب کے ساتھ قرآن کریم انگریزی کا کام کرنے کا بھی موقع ملا۔ آپ ناظم دارالقضاء اور مفتی سلسلہ کے عہدہ جلیلہ پر بھی فائز رہے۔

آپ کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ مرحومہ بنت محترم غلام محمد صاحب نائب تحصیلدار تھیں۔ آپ کے بچگان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ مکرم منور احمد صاحب مرحوم

2۔ مکرم ڈاکٹر مبشر احمد سلیم صاحب برمنگھم

3۔ مکرمہ امۃ المجید بیگم صاحبہ (سابق پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت) اہلیہ مکرم ناصر احمد پروازی صاحب کینیڈا

4۔ مکرمہ امۃ السمیع صاحبہ اہلیہ ونگ کمانڈر رحمید احمد بھٹی صاحب کراچی

5۔ مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ اہلیہ انجینئر سلیمان احمد صاحب امریکہ

6۔ مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب امریکہ

لندن میں 28/اپریل 2005 کو نماز ظہر سے قبل محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ 29/اپریل کو بیت اقصیٰ میں بعد نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ دعا کے بعد مرحوم کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 29/اپریل میں نیروبی کینیا میں مرحوم کا تذکرہ فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب وفات پا گئے

احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بڑے بھائی، حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب و حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے فرزند ارجمند محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب مورخہ 27/اپریل 2005 بروز بدھ صبح 8:00 بجے الشفا انٹرنیشنل اسلام آباد میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ کی عمر 68 سال تھی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ نے 1963 میں 26 سال کی عمر میں وصیت کی توفیق پائی۔

محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب نے بی ایس سی کرنے کے بعد ٹی آئی ہائی سکول ربوہ میں کچھ عرصہ تک بطور سائنس ٹیچر خدمات سر انجام دیں۔ سالہا سال تک پاکستان چپ بورڈ فیکٹری جہلم میں خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے ہیں۔

2۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امریکہ

3 محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میر مسعود احمد صاحب مرحوم

4۔ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان و صدر مجلس انصار اللہ پاکستان

دیگر پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی فرزانہ عتیقہ صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب و ہمشیرہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی، دو بیٹے مکرم مرزا ناصر احمد صاحب لاہور کینٹ، مکرم مرزا فاتح احمد صاحب امریکہ اور ایک بیٹی مکرمہ ثمین احمد صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا فضل احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید ہیں۔

وفات کی اطلاع ملتے ہی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اسلام آباد تشریف لے گئے۔ جہاں مرحوم کی نماز جنازہ بیت الفضل اسلام آباد میں اسی دن بعد نماز ظہر صاحبزادہ صاحب موصوف نے پڑھائی۔ جس کے بعد میت ربوہ کے لئے روانہ ہوئی اور شام پونے سات بجے ربوہ پہنچی۔ ربوہ میں مرحوم کی نمازِ جنازہ مورخہ 28/اپریل 2005 بروز جمعرات بعد نماز ظہر محترم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صاحب نے بیت المبارک میں پڑھائی۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے دعا کروائی۔ اس موقع پر ربوہ کے علاوہ دور و نزدیک سے کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیروبی کینیا میں مرحوم کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

محترمہ نذیر بیگم صاحبہ کا انتقالِ پُر ملال

احباب جماعت کو بڑے افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب، امیر جماعتِ احمدیہ امریکہ کی والدہ ماجدہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ 19/اپریل 2005 کو ایک مختصر سی بیماری کے بعد West Amwell میں وفات پاگئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو بلڈ پریشر کا عارضہ تھا اور جوڑوں میں درد کی تکلیف تھی۔ آپ کی وفات حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 83 سال تھی۔ 23/اپریل کو ظہر اور عصر کی نمازوں کے بعد مولانا داؤد احمد حنیف صاحب مشنری انچارج و نائب امیر جماعتِ احمدیہ امریکہ نے Mosque Al Nasr Willingboro میں آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کی تدفین Harbourton Cemetery, Lambertville میں عمل میں آئی۔

مرحومہ نذیر بیگم صاحبہ 1923 میں گجرات میں پیدا ہوئیں۔ آپ کا بچپن قادیان دارالامان کے مذہبی ماحول میں گزرا اور وہیں آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ آپ کے والد محترم چوہدری فقیر محمد وڑائچ صاحب گورنمنٹ کالج لاہور میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے کلاس فیلو رہے تھے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ کی تبلیغ کے نتیجہ میں ہی آپ کے والد صاحب نے احمدیت قبول کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ محترم چوہدری صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے اور آپ نے تقسیمِ ہند کے دوران جماعت کی نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ کی ایک بہن اور پانچ بھائی تھے جن میں سے ایک بھائی حیات ہیں۔

آپ کی شادی چوہدری صادق علی صاحب تحصیلدار کے صاحبزادے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب (سنٹرل لیبر کمشنر آف پاکستان) سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں سے نوازا جن کے نام یہ ہیں:

1۔ مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعتِ احمدیہ امریکہ۔ آپ King Edward Medical College کے گریجوایٹ ہیں۔

2۔ مکرم اکرام اللہ ظفر صاحب۔ آپ King Edward Medical College میں محترم ڈاکٹر نوری صاحب کے کلاس فیلو تھے اور 20 سال کی عمر میں اپنے تعلیمی سفر کے دوران ہی اسی کالج میں 1967 میں ان کی وفات ہوگئی۔

3۔ سب سے چھوٹے بیٹے مکرم سمیع اللہ ظفر صاحب پنجاب یونیورسٹی کے ریٹائرڈ استاد ہیں اور آج کل لاہور میں وکالت کے شعبہ سے منسلک ہیں۔

مرحومہ نے ان بچوں کو اچھی تعلیم و تربیت دینے کی خاطر تقریباً چھ برس کا عرصہ ربوہ میں بھی بسر کیا۔ اور اپنے اس مقصد میں خدا کے فضل سے نمایاں طور پر کامیاب رہیں۔ جہاں تک آپ کی دینی خدمات کا تعلق ہے۔ آپ نے کافی عرصہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ حلقہ عیسٰی گیٹ راولپنڈی پاکستان کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ آپکے بہت سے اوصاف میں ایک نمایاں وصف یہ تھا کہ آپ نے گھر گھر جا کر وہاں کی احمدی خواتین کو بڑھ چڑھ کر چندہ دینے کی نہایت مؤثر رنگ میں نہ صرف ترغیب دلائی بلکہ اس کا عملی نمونہ بھی پیش کیا۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور آپ نے 1944 میں قادیان میں وصیت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی نیکیوں کو ان کی نسل میں ہمیشہ زندہ رکھے، آمین۔

آپ کو دعاؤں کی قبولیت پر بہت اعتقاد تھا۔ اور ایک لمبا عرصہ آپ کو افرادِ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت میں رہنے کا شرف بھی حاصل رہا ہے۔ آپ کو بچپن میں اکثر حضرت اماں جانؓ سے ملاقات کی سعادت بھی نصیب ہوتی رہی۔

آپ ایک نہایت باکردار، باحوصلہ، اولوالعزم، اور عبادت گزار مؤمنہ تھیں۔ آپ کے سب سے بڑے بیٹے محترم احسان اللہ ظفر صاحب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق ملی کہ وہ ہمیشہ اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ رہے اور ان کی خدمت کر کے والدین کے حقوق سے متعلق بہت سے احکامِ الٰہی اور احادیث کی بجا آوری کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ کو صبر سے جھیلنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین۔